SUN.5.July.2026
VOLUME:22 NO:158
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ نانڈیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 5/ جولائی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 158
19/ محرم الحرام 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

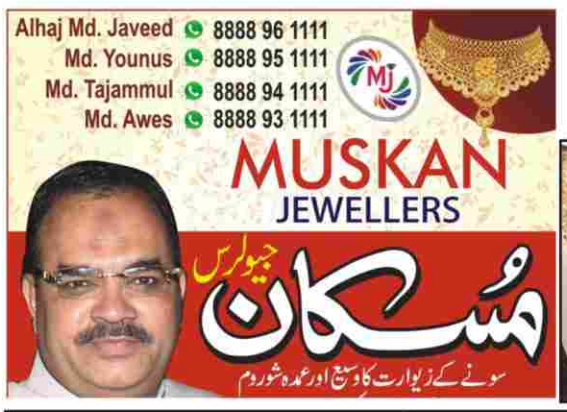

عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت عرضی عدالت سے پھر خارج

نئی دہلی: (ایجنسیز) کرکڑڈوما کورٹ نے 2020 کے دہلی فسادات کی مبینہ سازش سے متعلق مقدمہ میں اہم فیصلہ سناتے ہوئے عمر خالد اور شرجیل امام کی درخواست ضمانت مسترد کر دی ہے۔ دونوں ملزمین نے غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام قانون (یو اے پی اے) کے تحت درج مقدمہ میں باقاعدہ ضمانت کے لیے ٹرائل کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ یہ معاملہ دہلی فساد سے متعلق کیس (ایف آئی آر نمبر 2020/59) سے جڑا ہے، جس میں فروری 2020 کے دوران شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے تشدد کے پس پردہ مبینہ بڑی سازش کی جانچ کی جا رہی ہے۔ دہلی پولیس کی اسپیشل سیل کا الزام ہے کہ شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے خلاف جاری مظاہروں کی آڑ میں منصوبہ بند طریقے سے فرقہ وارانہ تشدد بھڑکانے کی سازش رچی گئی تھی۔ اسی بنیاد پر یو اے پی اے اور تعزیرات ہند کی متعدد سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ عمر خالد اور شرجیل امام دونوں اس مقدمہ میں کلیدی ملزم ہیں۔ ان کی جانب سے عدالت میں باقاعدہ ضمانت کی درخواست دائر کی گئی تھی، لیکن عدالت نے فی الحال انہیں راحت دینے سے انکار کر دیا۔ یہ مقدمہ کافی عرصہ سے قانونی اور سیاسی بحث کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اب عدالت کے تازہ فیصلہ کے بعد دونوں ملزمین کے سامنے قانونی چیلنج مزید بڑھ گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ فروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے تشدد میں 50 سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے اور سینکڑوں لوگ زخمی بھی ہوئے تھے۔ اس دوران بڑی تعداد میں مکانات، دکانیں اور دیگر املاک کو بھی نقصان پہنچا تھا۔ عمر خالد اور شرجیل امام کو اس تشدد کا کلیدی ملزم بنایا گیا ہے۔ گرفتاری کے بعد سے دونوں ہی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں، اور کئی بار ان کی درخواست ضمانت مختلف عدالتوں سے نامنظور ہو چکی ہے۔

آسٹریلیا دورہ سے قبل پی ایم مودی کو جان سے مارنے کی دھمکی

ملبورن پولیس نے تحقیقات شروع کر دی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی آئندہ ہفتہ جمعرات (9 جولائی) کو آسٹریلیا کے دورے پر روانہ ہوں گے۔ اس سے قبل انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اس واقعہ کے بعد سیکورٹی ایجنسیاں مکمل طور پر الرٹ ہو گئی ہیں۔ یہ دھمکی وزیر اعظم کے لیے آسٹریلیا کے شہر ملبورن میں منعقد ہونے والے 'ملبورن میٹس مودی' پروگرام کی تشہیر کے لیے کیے گئے سوشل میڈیا پوسٹ پر دی گئی ہے۔ ملبورن میں ہندوستانی وزیر اعظم کو جان سے مارنے کی دھمکی ملنے کے بعد آسٹریلیا کی وفاقی پولیس فوری طور پر حرکت میں آ گئی اور معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ 'دی آسٹریلیا ٹوڈے' کی رپورٹ کے مطابق وزیر اعظم مودی کی ملبورن آمد کے بعد 9 جولائی کو مقامی مارول اسٹیڈیم میں 'ملبورن میٹس مودی' کے نام سے ایک کمیونٹی پروگرام منعقد کیا جانا ہے۔ اس پروگرام کی تشہیر کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر پوسٹس شیئر کی گئی ہیں۔ اسی دوران فیس بک پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ کے کمنٹ باکس میں ایسا تبصرہ سامنے آیا، جس نے دونوں ممالک کی سیکورٹی ایجنسیوں کو مستعد کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق فیس بک پوسٹ کے کمنٹ باکس میں ایک تبصرہ کیا گیا، جس میں وزیر اعظم مودی کو ان کے آسٹریلیا دورے کے دوران قتل کرنے کی دھمکی دی گئی۔ کمنٹ میں لکھا گیا ہے کہ ''پروگرام کے دوران اسٹیڈیم کی چھت بند کر دینی چاہیے، ورنہ وہ آسٹریلیا میں اپنی موت کے لیے آئے گا۔'' دھمکی کے پیچھے کیا مقصد ہے، اس بارے میں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ ذرائع کے حوالہ سے 'دی آسٹریلیا ٹوڈے' نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ تفتیش کاروں نے فیس بک پوسٹ پر تبصرہ کرنے والے شخص کا آئی پی ایڈریس معلوم کر لیا ہے اور اب یہ جانچ کی جا رہی ہے کہ یہ تبصرہ کس نے کیا اور اس کے پیچھے اس شخص کا مقصد کیا تھا۔ علاوہ ازیں اس بات کی بھی تفتیش کی جا رہی ہے کہ اس دھمکی کے ذریعہ کسی فوجداری قانون کی خلاف ورزی بھی ہوئی ہے یا نہیں۔ رپورٹ کے مطابق آسٹریلیا میں کسی بھی ملک کے سربراہ یا حکومت کے سربراہ کے دورے کے دوران کسی بھی قسم کا خطرہ پیدا کرنے کی کوشش کو قانون نافذ کرنے والے ادارے انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہیں اور ایسے معاملات میں سخت کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات

جنازے میں 14 ماہ کی پوتی کا بھی چھوٹا سا تابوت رکھا گیا

تہران: (ایجنسیز) ایران کی راجدھانی تہران میں سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے آخری دیدار اور آخری رسومات کے سلسلے کا آغاز ہوا، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ان کا تابوت ایران کے قومی پرچم سے لپٹا ہوا تھا اور اس پر ان کا سیاہ عمامہ رکھا گیا تھا۔ مرحوم کے خاندان کے دیگر افراد کے تابوت بھی ان کے ساتھ رکھے گئے تھے۔ جن میں ان کی 14 ماہ کی پوتی زہرہ محمدی گلپایگانی کا چھوٹا تابوت بھی شامل تھا۔ رپورٹس کے مطابق زہرہ محمدی کی 28 فروری کو آیت اللہ علی خامنہ پر ہوئے حملے میں ہی موت ہو گئی تھی۔ آیت اللہ علی خامنہ کا جسد خاکی تہران لایا گیا۔ ان کی آخری رسومات سے متعلق عوامی رسومات ایران اور پڑوسی ملک عراق کے مختلف شہروں میں 6 دنوں تک منعقد کی جائیں گی۔ اس دوران ان کے جسد خاکی کو مختلف مذہبی مقامات پر لے جایا جائے گا، تاکہ مقامی افراد انہیں خراج عقیدت پیش کر سکیں۔ جمعہ کے روز شام سے ہی تہران میں 'گرینڈ مصلیٰ' کے باہر بڑی تعداد میں لوگ جمع ہونے لگے تھے۔ ہفتے کے روز احاطہ عوام کے لیے کھولا گیا تو ہزاروں لوگ اندر پہنچے اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا مرکزی صحن سوگواروں سے بھر گیا۔ خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کے مطابق خراج عقیدت کے لیے پہنچنے والے کئی افراد سرخ پرچم لیے ہوئے تھے۔ جسے انتقام کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ اس دوران لوگوں نے امریکہ کے خلاف نعرے بھی لگائے اور انتقام کا مطالبہ بھی کیا۔ آخری دیدار کے دوران ایران کے کئی سینئر لیڈران بھی موجود رہے۔ پارلیمنٹ کے اسپیکر اور امریکہ کے ساتھ بات چیت میں ایران کے چیف مذاکرات کار محمد باقر قالیباف آب دیدہ نظر آئے۔ خراج عقیدت پیش کرنے والوں میں احمد واحدی بھی شامل تھے۔ جنہیں اس حملے کے بعد پاسداران انقلاب کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا۔ جس میں ان کے پیشرو افسر کی بھی موت ہو گئی۔ واضح رہے کہ آیت اللہ علی خامنہ کا جسد خاکی پیر کے روز تک تہران میں رکھا جائے گا، اس کے بعد جسد خاکی کو آخری دیدار کے لیے شہر میں گھمایا جائے گا۔ منگل کے روز جسد خاکی کو مذہبی شہر 'قم' لے جایا جائے گا اور بدھ کے روز عراق کے مذہبی شہروں میں دعائیہ پروگرام منعقد ہوں گے۔ جب کہ جمعرات کے روز آبائی شہر 'مشہد' میں پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ انہیں سپرد خاک کیا جائے گا۔

'عطیات آپس میں تقسیم کر لیتے تھے، 2 بار سی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ کیے'

پولیس حراست میں ملزم اویناش شکلا نے اُگلے کئی راز

الہ آباد: ایودھیا رام مندر میں عطیات چوری معاملے میں تحقیقات جیسے جیسے آگے بڑھ رہی ہے، ویسے ویسے نئے انکشافات ہو رہے ہیں۔ پولیس حراست میں ملزم اویناش شکلا سے ہوئی پوچھ تاچھ میں کئی ایسی باتیں سامنے آئی ہیں، جو اس پورے نیٹورک کو سمجھنے میں اہم مانی جا رہی ہے۔ اویناش نے تسلیم کیا کہ عطیات سے نکالی گئی رقم ملزمان کے درمیان تقسیم کی جاتی تھی، چوری کے ثبوت مٹانے کے لیے سی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ کرنے کی کوشش ہوتی تھی۔ 13 گھنٹے کی پولیس کسٹڈی ریمانڈ کے بعد رام مندر عطیات چوری کے ملزم اویناش شکلا کو ایودھیا کی جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق پولیس نے حراست کے دوران اویناش شکلا کو تقریباً 45 دنوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج دکھائی۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ ویڈیو دیکھنے کے بعد اویناش ٹوٹ گیا اور اس نے چوری میں اپنا کردار قبول کر لیا۔ پوچھ تاچھ میں اس نے مانا کہ وہ مسلسل عطیات کی رقم میں ہیرا پھیری کرتا تھا اور اس کام میں وہ اکیلا نہیں تھا۔ اویناش نے پولیس کو بتایا کہ چوری کے بعد تمام ملزمان رقم آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔ زیادہ تر معاملات میں رقم برابر برابر تقسیم کی جاتی تھی۔ حالانکہ کئی بار کچھ لوگ زیادہ حصہ بھی لے جاتے تھے۔ پوچھ تاچھ کے دوران اویناش نے یہ بھی کہا کہ پورے نیٹورک میں ٹنو یادو کا دبدبہ تھا۔ ملزمان کے درمیان ان کی بات حرف آخر تصور کی جاتی تھی اور پورے پلان میں اس کا کردار اہم تھا۔ پوچھ تاچھ میں سامنے آیا کہ ملزمان کو پکڑے جانے کا ڈر بہت کم تھا، اور اس کی وجہ بھی بتائی۔ اویناش کے مطابق ٹنو یادو اکثر کہا کرتا تھا کہ کچھ نہیں ہوگا، ہی سی ٹی وی فوٹیج ڈیلیٹ کر دی جائیں گی۔ ٹنو کی ذمہ داری نگرانی سے متعلق تھی، یہی وجہ ہے کہ سیکورٹی انتظامات میں اس کی موجودگی پر کسی کو شک نہیں ہوتا تھا۔ الزام ہے کہ اسی بھروسے کا فائدہ اٹھا کر ملزم طویل عرصے تک عطیات کی رقم نکالتا رہا۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ چوری چھپانے کے لیے ملزمان نے کئی بار سی سی ٹی وی سسٹم سے چھیڑ چھاڑ کی۔ ملزم کنٹرول روم تک پہنچتے تھے اور وہاں موجود ریکارڈنگ سسٹم سے فوٹیج ڈیلیٹ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک دوبارہ فوٹیج ڈیلیٹ کرنے میں کامیاب بھی رہے۔

'ہم دن میں صرف ایک بار کھانا بناتے ہیں'، ایل پی جی بحران نے

کچرا بیننے والوں کی معاشی زندگی پٹری سے اتار دی!

نئی دہلہ: روبینہ بی بی بتاتی ہیں کہ ''اب کوئی بھی جمع کی ہوئی لکڑی کے ٹکڑے نہیں بیچتا۔ انہیں لوگ اپنے چولہے جلانے کے لیے محفوظ رکھتے ہیں۔'' وہ اپنی جھونپڑی کے باہر بیٹھی ہیں اور لکڑی کا ایک تختہ توڑ رہی ہیں، جو کبھی ایک دروازہ تھا۔ روبینہ کا کہنا ہے کہ 5 افراد پر مشتمل ان کے خاندان کا کھانا پکانے کے لیے یہ دو تختے کافی ہوں گے۔ فروری 2026 میں امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف جنگ شروع ہونے کے بعد سے مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اب 2 کلو والے سلنڈر کی قیمت 440 سے 500 روپے تک پہنچ گئی ہے، جو جنگ سے پہلے بلیک مارکیٹ میں رائج قیمت سے دوگنی سے بھی زیادہ ہے۔ کچرا چن کر گزر بسر کرنے والے اس خاندان کے لیے کھانا پکانے کی خاطر لکڑی کے ٹکڑے اب ناگزیر ہو گئے ہیں۔ روبینہ کے مطابق ایک ہفتہ میں وہ تقریباً 5 کلو لکڑی ہی جمع کر پاتے ہیں یا ہم 5 روپے فی کلو کے حساب سے لکڑی خریدتے ہیں۔ روبینہ شمال مغربی دہلی کے بھلسوا علاقہ میں کچرا بیننے والوں کی بستی میں رہتی ہیں۔ یہاں کے تقریباً تمام باشندے مغربی بنگال کے مغربی میدنی پور ضلع سے آئے پہلی اور دوسری نسل کے مہاجر ہیں۔ یہ لوگ 4-3 منزلہ اونچے کچرے کے پہاڑ کے قریب رہتے ہیں۔ مرد سڑکوں، گھروں اور میونسپلٹی کی ڈمپ سائٹس سے کچرا جمع کرتے ہیں، جبکہ خواتین پلاسٹک کی بوتلیں، پاؤچ، ربڑ، شیشہ، تھرموکول وغیرہ الگ کرتی ہیں، جنہیں بعد میں کباڑیوں کو فروخت کیا جاتا ہے۔ گرمیوں میں ہونے والی بارشوں کے باعث جھونپڑیوں پر مشتمل اس بستی میں پانی بھر گیا ہے۔ بستی کے چاروں طرف پھینکے گئے کچرے سے تیز بدبو اٹھ رہی ہے۔ گھروں کے درمیان تنگ گلیوں میں ری-سائیکل ہونے کے قابل کچرے کی بوریاں ایک دوسرے کے اوپر رکھی ہوئی ہیں۔ یہ گلیاں جن تنگ راستوں پر ختم ہوتی ہیں، ان میں ایک وقت میں صرف ایک ہی شخص گزر سکتا ہے۔ زبیدہ بی بی نے کونے میں جمع لکڑی کے ٹکڑوں کا ڈھیر دکھایا۔ مغربی میدنی پور کے بن پورہ گاؤں کی زبیدہ کہتی ہیں کہ ''بڑے گھروں میں رہنے والے لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ انہیں دور پھینک دو۔'' رہائشی سوسائٹیوں سے کچرا جمع کرنے والے زبیدہ کے شوہر شاہجہاں خان گزشتہ چند مہینوں سے ٹوٹے ہوئے فرنیچر جیسی بے کار پڑی لکڑی پر نظر رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ اسے ایندھن کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دراصل اب ایل پی جی کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔ 2 کلو کا ریفل زبیدہ کے خاندان میں ایک ہفتہ چلتا ہے اور اس کا استعمال صرف چاول پکانے اور کھانا یا دودھ گرم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ کھانا پکانے کا زیادہ تر کام شاہجہاں خان کے جمع کیے ہوئے لکڑی کے ٹکڑوں پر ہوتا ہے۔ 35-30 سال کا یہ جوڑا کہتا ہے کہ ''جب ہمیں جلانے کے لیے کباڑ نہیں ملتا تو کھانا پکانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ہم رسیوں اور اپنے عارضی گھر میں لگی چیزوں اور بانس کی ہلّیوں کو کھول کر استعمال کرتے ہیں۔'' زبیدہ کہتی ہیں کہ ''ہم رسیاں کاٹ لیتے ہیں اور کچھ ہلّیاں نکال لیتے ہیں۔ انہیں ایندھن کے طور پر استعمال کر کے تھوڑے سے چاول پکا لیتے ہیں۔''

رام مندر نذرانہ چوری پر آر ایس ایس کے بیان کو کانگریس نے بتایا 'گھڑیالی آنسو'، پوچھے تلخ سوالات

نئی دہلی: کانگریس نے ایودھیا کے شری رام مندر میں نذرانہ و عطیات کی ہوئی چوری پر آر ایس ایس کے حالیہ بیان کو 'گھڑیالی آنسو' قرار دیا ہے۔ پارٹی نے اس معاملہ میں نہ صرف آر ایس ایس اور بی جے پی سے تلخ سوالات پوچھے ہیں، بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ بی جے پی-آر ایس ایس شری رام کے پجاری نہیں ہیں، وہ کاروباری ہیں جنھوں نے سناتن مذہب اور رام بھکتوں کو دھوکہ دیا ہے۔ کانگریس ہیڈ کوارٹر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اتر پردیش قانون ساز پارٹی کی لیڈر آرادھنا مشرا نے کچھ اہم باتیں سامنے رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ آر ایس ایس-بی جے پی گھڑیالی آنسو بہا کر خود کو اس معاملہ سے الگ کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہندوستانی باشندے اور رام بھکت انھیں معاف نہیں کریں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ آر ایس ایس لیڈر دتاتریہ ہوسبولے نے ٹیلی پرامپٹر پر لکھا ہوا بیان پڑھا، لیکن اس سے آر ایس ایس اس گناہ عظیم اور اپنی ذمہ داری سے کنارہ نہیں کر سکتا۔ انھوں نے اس پورے معاملے میں وزیر اعظم نریندر مودی کی خاموشی پر بھی سوال اٹھایا۔ آرادھنا مشرا نے نذرانہ چوری معاملہ پر کئی سنگین سوالات پریس کانفرنس میں میڈیا اہلکاروں کے سامنے رکھے۔ انھوں نے کہا کہ 'شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ' کا انتظام و انصرام دیکھنے والے چمپت رائے بنسل، انل مشرا اور گوپال راؤ آر ایس ایس سے جڑے ہوئے۔ کیا اس بات سے آر ایس ایس انکار کر سکتا ہے؟ اگر آر ایس ایس واقعی اس واقعہ سے تکلیف میں ہے، تو اس نے ان عہدیداروں کے خلاف کیا کارروائی کی؟ آخر کیوں ان لوگوں پر ابھی تک ایف آئی آر بھی درج نہیں کی گئی ہے؟ جو ٹرسٹ کے مالک بن کر بیٹھے تھے، ان کی جوابدہی اب تک کیوں طے نہیں کی گئی؟

'پیپر لیک' کے بعد اب 'پیپر چوری' بھی ہونے لگی، مدھیہ پردیش میں سوالنامہ چوری ہونے پر کانگریس کا حملہ

کانگریس نے مدھیہ پردیش کے 'راجیو گاندھی پرودیوگیکی وشوودیالیہ' (آر جی پی وی) میں مبینہ طور پر سوالنامہ چوری ہونے کے معاملہ میں مرکز اور ریاست کی بی جے پی حکومتوں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی حکومت کے دور میں اب صرف 'پیپر لیک' ہی نہیں بلکہ 'پیپر چوری' کے واقعات بھی سامنے آنے لگے ہیں، جس سے طلبا کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے۔ کانگریس کی جانب سے شیئر کی گئی ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ مدھیہ پردیش کے 'آر جی پی وی' میں امتحان شروع ہونے سے عین قبل سوالنامہ مبینہ طور پر چوری ہو گیا، جس کے بعد متعلقہ امتحان منسوخ کر دیا گیا۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے اپنے بیان میں کہا کہ ''بی جے پی حکومت میں 'پیپر لیک' کے بعد اب 'پیپر چوری' بھی ہونے لگی ہے۔ مدھیہ پردیش کے راجیو گاندھی پرودیوگیکی وشوودیالیہ میں امتحان سے ٹھیک پہلے سوالنامہ ہی چوری ہو گیا، جس کے باعث امتحان منسوخ کرنا پڑا۔''

ٹیلی گرام پر مرکزی حکومت کی سختی میں اضافہ، پائریٹیڈ فلم اور او ٹی ٹی مواد فوراً ہٹانے کی ہدایت

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے ملک میں تیزی سے بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل پائریسی کے خلاف بڑا قدم اٹھایا ہے۔ اطلاعات و نشریات کی وزارت نے میسجنگ پلیٹ فارم 'ٹیلی گرام' کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے پلیٹ فارم پر موجود غیر قانونی اور پائریٹیڈ مواد کو فوری طور پر ہٹانے کے لیے سخت اقدامات کرے۔ وزارت نے واضح لفظوں میں کہا ہے کہ ٹیلی گرام پر شیئر کی جا رہی پائریٹیڈ فلموں، ویب سیریز اور او ٹی ٹی مواد پر فوری روک لگائی جائے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے پلیٹ فارم سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں کی گئی کارروائی کی مکمل رپورٹ آئندہ 15 دن کے اندر پیش کرے۔ پبلک معاملہ میں ٹیلی گرام پر کی گئی سختیوں اور پابندیوں کے بعد مرکزی حکومت کے ذریعہ اٹھایا گیا تازہ قدم ٹیلی گرام پر سختی میں اضافہ تصور کیا جا رہا ہے۔ حکومت کا تازہ قدم اس لیے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے کیونکہ پائریسی کے باعث ہندوستان کی فلم انڈسٹری اور ڈیجیٹل تفریحی شعبہ کو شدید مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ کئی نئی فلموں اور ویب سیریز کی ریلیز کے فوراً بعد ان کی غیر قانونی طور پر تشہیر اور تقسیم شروع ہو جاتی ہے، جس سے پروڈیوسرز کی آمدنی متاثر ہوتی ہے۔ یہ نیا نوٹس ان شکایات کے بعد جاری کیا گیا ہے جو کئی او ٹی ٹی پلیٹ فارمز اور مواد کے مالکان نے درج کرائی تھیں۔ ان شکایات میں کہا گیا تھا کہ ٹیلی گرام پر بغیر اجازت فلمیں اور ویب سیریز بڑے پیمانے پر شیئر کی جا رہی ہیں۔ جانچ کے بعد وزارت نے تقریباً 142.3 ٹیلیگرام چینلز کی نشاندہی کی ہے، جو مبینہ طور پر پائریٹیڈ مواد پھیلا رہے تھے۔

ملک میں صرف 'ووٹ' اور 'سیٹوں' کی ہی نہیں، 'چندوں' کی بھی چوری ہو رہی: جے رام رمیش

نئی دہلی: کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے آج پارلیمنٹ کے آئندہ مانسون اجلاس، انتخابی اصلاحات، الیکشن کمیشن، خارجہ پالیسی، رام مندر کے نذرانوں میں مبینہ بدعنوانی اور آئینی معاملات پر مرکز کی مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن مل کر کام کر رہے ہیں، جس سے ملک کا انتخابی نظام خطرے میں ہے۔ خارجہ پالیسی بھی ناکام ہو چکی ہے اور حکومت اہم قومی مسائل پر پارلیمنٹ میں بحث سے گریز کر رہی ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'اے این آئی' سے گفتگو کرتے ہوئے جے رام رمیش نے کہا کہ کانگریس آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں میں مصروف ہے اور مختلف ریاستوں میں تنظیمی سطح پر میٹنگیں شروع ہو چکی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانگریس صرف بی جے پی کے خلاف نہیں بلکہ 'بی جے پی اور الیکشن کمیشن کے اتحاد' کے خلاف بھی لڑ رہی ہے۔ علاوہ ازیں پارٹی اپنی تنظیم کو مضبوط بنانے میں لگی ہوئی ہے اور اسے درپیش چیلنجوں کا بخوبی اندازہ ہے۔ ایس آئی آر سے متعلق اپنی بات رکھتے ہوئے جے رام رمیش نے کہا کہ ڈی ایم کے اور عام آدمی پارٹی (عآپ) سمیت 24 سیاسی پارٹیوں اور آزاد رکن پارلیمنٹ کپل سبل نے مشترکہ طور پر ہندوستان کے چیف جسٹس سوریہ کانت کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے عمل، الیکشن کمیشن کے مبینہ جانبدارانہ رویے، 'سیٹ چوری' اور 'ووٹ چوری' جیسے معاملات پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ لاکھوں لوگوں کے نام انتخابی فہرستوں سے نکالے جا رہے ہیں اور انھیں حق رائے دہی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق عوام میں یہ تاثر مضبوط ہو رہا ہے کہ انتخابات کے نتائج پہلے ہی طے کر لیے جاتے ہیں۔ اگر نتائج پہلے سے طے ہوں تو پھر انتخابات کرانے کا مقصد ہی کیا رہ جاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اب دیکھنا یہ ہے کہ چیف جسٹس اس معاملے میں کیا قدم اٹھاتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ ہندوستان کا آئین اور انتخابی نظام حملوں کی زد میں ہے اور عوام کا انتخابی عمل پر اعتماد کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن کے رویے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال، بہار، مہاراشٹر اور ہریانہ میں اس کے طرز عمل سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ کمیشن وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے اشاروں پر کام کر رہا ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ ''ملک میں صرف ووٹ اور سیٹوں کی ہی نہیں بلکہ چندوں کی بھی 'چوری' ہو رہی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں ووٹ، سیٹ اور چندہ تینوں کی چوری ہو رہی ہے، وہاں 'ٹرپل انجن حکومت' ہے۔

سڑکیں دھنستی رہیں گی، جانیں جاتی رہیں گی

مودی حکومت ٹیکس وصولتی رہے گی: راہل گاندھی

نئی دہلی: (ایجنسیز) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے ملک کی مختلف ریاستوں میں حالیہ دنوں پلوں اور سڑکوں کے ٹوٹنے اور دھنسنے کے واقعات پر مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں شفافیت اور جوابدہی کا فقدان ہے، جس کی قیمت عام شہری اپنی جان دے کر ادا کر رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو شیئر کی ہے جس میں گجرات، اتراکھنڈ اور کچھ دیگر ریاستوں میں سڑک ٹوٹنے کی وجہ سے ہوئے حادثات کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ ان حادثات میں کئی افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ویڈیو میں راہل گاندھی مودی حکومت کے غیر ذمہ داری پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عوام سے ٹیکس کی شکل میں رقم وصولی تو خوب ہو رہی ہے لیکن سڑکوں کی تعمیر میں معیار کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی نے لکھا ہے کہ ''یہاں کوئی جوابدہی نہیں ہے۔ سڑکیں دھنستی رہیں گی، جانیں جاتی رہیں گی، مودی حکومت ٹیکس وصولتی رہے گی۔'' راہل گاندھی نے اپنے بیان میں کہا کہ ایسے حادثات محض قدرتی آفات کا نتیجہ نہیں بلکہ ناقص منصوبہ بندی، مبینہ بدعنوانی، تعمیراتی معیار میں کوتاہی اور جوابدہی کے فقدان کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ عوام حکومت کو ٹیکس اس لیے ادا کرتے ہیں تاکہ انہیں محفوظ سڑکیں، مضبوط پل اور بہتر بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں، لیکن اس کے برعکس آئے روز ایسے حادثات پیش آ رہے ہیں جن میں قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب گزشتہ چند دنوں کے دوران ملک کے مختلف حصوں سے سڑکیں اور پل وغیرہ ٹوٹنے کے کئی تشویشناک واقعات سامنے آئے ہیں۔ کانگریس اس معاملہ میں لگاتار سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنا رہی ہے۔ کانگریس نے آج 'ایکس' ہینڈل پر ٹوٹی ہوئی سڑک کی ایک تصویر شیئر بھی کی ہے، جس میں وزیر اعظم نریندر مودی کو ورزش کرتے دکھایا گیا ہے۔ اس پوسٹ کے ساتھ کیپشن لگایا گیا ہے 'ایک اکیلا'۔ قابل ذکر ہے کہ حالیہ دنوں گجرات میں شدید بارش کے بعد ایک اہم پل کا ایک حصہ ٹوٹ گیا تھا، جس کے بعد احتیاطی طور پر ٹریفک کی آمد و رفت محدود کر دی گئی۔ اسی طرح اتراکھنڈ میں مسلسل بارش اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث متعدد سڑکیں متاثر ہوئیں، کئی مقامات پر سڑکیں بیٹھ گئیں اور آمد و رفت معطل ہو گئی۔ اس سے مقامی لوگوں اور سیاحوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

دہلی میں ورک فرام ہوم کی سہولت ختم

دہلی حکومت نے قانونی نظم و نسق میں تبدیلی کرتے ہوئے اپنے ملازمین کے لیے بدھ اور ہفتے کے روز نافذ کیے گئے 'ورک فرام ہوم' ڈبلیو ایف ایچ (نظام کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے اس فیصلے کو منظوری دے دی ہے۔ راجدھانی میں معمول کے انتظامی کام کاج کو پہلے کی طرح ہموار کرنے کی جانب ایک بڑا قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی صدارت میں لیے گئے اس فیصلے کے تحت بدھ اور ہفتے کے روز نافذ 'ورک فروم ہوم' نظام کو اب فوری اثر سے واپس لے لیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ دفتر (سی ایم او) کی جانب سے بتایا گیا

روزنامہ ورقِ تازہ 2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
05 July 2026

ورقِ تازہ

05 July 2026 اداریہ

ٹی ایم سی میں انتشار کا نیا موڑ

سیاست کی شطرنج پر وفاداریاں بدلنے کا کھیل کوئی نیا نہیں، مگر جب اپنے ہی گھر کے محافظ دروازے کی چابیاں چھین کر تخت پر دعویٰ کر دیں تو بڑے بڑے سیاسی قلعے ریت کی دیوار ثابت ہوتے ہیں۔ مغربی بنگال کی سیاست ان دنوں ایک ایسے ہی زلزلے کی زد میں ہے جس نے ۲۸ رسال پرانی ایک مضبوط سیاسی عمارت کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ ترنمول کانگریس کی صفوں میں اٹھنے والی حالیہ بغاوت کسی بیرونی دشمن کا حملہ نہیں، بلکہ ان لوگوں کی یلغار ہے جو کل تک اسی جماعت کے فیصلوں میں کلیدی حیثیت رکھتے تھے۔ جمعہ کے روز ریاست کے دارالحکومت میں جو کچھ ہوا، وہ کسی سنسنی خیز سیاسی فلم کے منظر سے کم نہ تھا۔ ای ایم بائی پاس پر واقع وہ پرشکوہ عمارت، جو ۲۰۲۲ء سے حکمران جماعت کا مرکزی ہیڈکوارٹر اور طاقت کا محور سمجھی جاتی تھی، اچانک ایک نئے تنازعے کا گڑھ بن گئی۔ ریتابرتا بنرجی کی قیادت میں صف آرا ہونے والے باغی دھڑے نے نہایت خاموشی اور حکمت عملی کے ساتھ اس مرکزی دفتر کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے کر پوری ریاستی مشینری کو سکتے میں ڈال دیا۔ اس صف بندی میں ریتابرتا بنرجی اکیلے نہیں تھے، ان کے ہمراہ فرہاد حکیم، جاوید خان اور زمان جیسے وہ نام شامل تھے جو اس پارٹی کی پہچان رہے ہیں۔ دفتر کے اندر داخل ہوتے ہی جس تیزی سے سائن بورڈ اتارے گئے اور بینرز تبدیل کیے گئے، اس نے واضح کر دیا کہ یہ کوئی ہنگامی غصہ نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی منصوبہ بندی تھی۔ باغیوں نے سینئر رہنما اروپ رائے کو پارٹی کا نیا چیئرمین قرار دے کر قیادت کے متبادل ڈھانچے کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔ اس پوری کارروائی کا جواز دفتر کی ملکیت کے حوالے سے پیش کیا گیا۔ باغی دھڑے کا استدلال تھا کہ اس عمارت کی لیز کی مدت ختم ہو چکی تھی اور اب ان کی اپنی ورکنگ کمیٹی نے ایک نئے معاہدے کے تحت اس جگہ کو حاصل کر لیا ہے۔ سیاست کی بساط پر ایک دہائیوں پرانی جماعت کے نظریاتی اور تنظیمی بحران کو اچانک جائیداد اور لیز کے ایک معمولی معاہدے میں سمیٹ دینے کی یہ منطق بظاہر عجیب مگر قانونی داؤ پیچ کے لحاظ سے انتہائی گہری ہے۔ دفتر پر قبضے کے بعد دروازے کی چابیاں اپنے پاس رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے زمان نے جو بیانیہ تراشا، وہ بغاوت کی روایتی نفسیات کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ عمارت میں آویزاں ممتا بنرجی کی تصاویر کا مکمل احترام کرتے ہیں، لیکن انہیں ابھیشیک بنرجی کی قیادت کسی صورت قبول نہیں۔ یہ سیاست کا وہ پرانا اور آزمودہ اصول ہے جس میں بادشاہ کے احترام کا دم بھرتے ہوئے ولی عہد کی سیاسی حیثیت کو چیلنج کیا جاتا ہے تاکہ کارکنوں کی ہمدردیاں بھی برقرار رہیں اور اقتدار پر گرفت بھی مضبوط ہو۔ اس ڈرامائی قبضے کی بنیاد دراصل ایک دن قبل ہی نئی دہلی میں رکھی جا چکی تھی۔ باغی گروپ نے براہِ راست الیکشن کمیشن کا دروازہ کھٹکھٹا کر ترنمول کانگریس کے نام، اس کے اکٹھا کیے گئے فنڈز اور پارٹی کی شناخت سمجھے جانے والے دو پھولوں کے انتخابی نشان پر اپنا باقاعدہ دعویٰ دائر کر دیا تھا۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ باغی محض ایک دفتر تک محدود نہیں رہنا چاہتے، بلکہ وہ پوری سیاسی وراثت کو اپنے نام کرنے کے ارادے سے میدان میں اترے ہیں۔

اس اچانک یلغار کے بعد ممتا بنرجی کے حامی کیمپ میں جو کھلبلی مچی، اس کا اندازہ سڑکوں پر نکلنے والے سینئر رہنماؤں کے غصے اور ہنگامی پولیس شکایات سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایک ایسی جماعت جس نے ہمیشہ سڑکوں کی سیاست میں اپنی طاقت منوائی ہو، اس کے لیے اپنے ہی گھر پر قبضے کو برداشت کرنا ایک نفسیاتی دھچکا تھا۔ مدن مترا جیسے رہنماؤں نے اس قبضے کو براہِ راست مرکزی حکومت کی پشت پناہی کا نتیجہ قرار دے کر اس لڑائی کو ایک نیا رخ دے دیا۔ مرکزی ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کا چند ہی منٹوں میں جائے وقوعہ پر پہنچ جانا اور باغی دھڑے کو تحفظ فراہم کرنا کئی سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ حامی دھڑے کا الزام ہے کہ جہاں ان کے ایک لاکھ سے زائد دفاتر بند پڑے ہیں اور کارکن پولیس کارروائیوں کا سامنا کر رہے ہیں، وہاں باغیوں کو ملنے والی یہ فوری مرکزی سکیورٹی دراصل ان کے بی جے پی کی بی ٹیم ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ ردعمل کے طور پر قانونی اور زبانی محاذ پر بھی زبردست گولہ باری شروع ہو چکی ہے۔ وکیل اور پارٹی رہنما بیسوا انور چٹوپادھیائے نے باغیوں کو نکالے گئے ارکان قرار دیتے ہوئے اس قبضے کو صریحاً غیر قانونی قرار دیا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ جماعت کی پوری شناخت اور وجود صرف اور صرف ممتا بنرجی کے نام سے وابستہ ہے۔ اسی طرح رکن پارلیمنٹ کلیان بنرجی نے باغیوں کو مجرم قرار دیتے ہوئے عدالت اور عوام، دونوں محاذوں پر ایک طویل جنگ لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ شہر کی پولیس نے اس سنگین سیاسی لڑائی کے بیچ اپنے آپ کو ایک میونسپل محکمے کے کردار تک محدود کر لیا ہے۔ کولکتہ پولیس کا یہ اعلان کہ عمارت میں سیاسی سرگرمیوں کی اجازت صرف لیز اور ملکیت کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد دی جائے گی، اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مقامی انتظامیہ اس وقت کس قدر دباؤ اور تذبذب کا شکار ہے۔ ایک عظیم الشان سیاسی ورثے کا فیصلہ اب کاغذ کے چند ٹکڑوں اور سٹامپ پیپرز کی بنیاد پر ہونے جا رہا ہے۔ اس سلگتے ہوئے ماحول میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما دلیپ گھوش کا بیان جلتی پر تیل چھڑکنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے بڑی مہارت سے اس پوری بغاوت کو ترنمول کانگریس کا داخلی معاملہ قرار دے کر خود کو اس تنازعے سے الگ کرنے کی کوشش کی ہے۔ دلیپ گھوش نے اسی موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ابھیشیک بنرجی پر تابڑ توڑ حملے بھی کیے۔ انتخابات کے دوران ابھیشیک کی جانب سے دیے گئے بیانات کو بنیاد بنا کر انہوں نے ریاست میں ہونے والے تشدد کی تمام تر ذمہ داری ان کے کاندھوں پر ڈال دی ہے۔ کولکتہ کی سڑکوں پر لڑی جانے والی یہ جنگ اب اپنے حتمی فیصلوں کے لیے نئی دہلی کی راہداریوں کی طرف منتقل ہو چکی ہے۔ الیکشن کمیشن نے ایک سخت اور دوٹوک فیصلہ سناتے ہوئے دونوں دھڑوں کو چھ جولائی کی شام ساڑھے پانچ بجے تک اپنے دعوے اور جوابی دعوے مکمل ثبوتوں کے ساتھ جمع کرانے کی مہلت دی ہے۔ یہ وہ تاریخ اور وقت ہے جو اس ۲۸ رسالہ پرانی جماعت کے مستقبل کا فیصلہ کرے گا۔ طاقت، وراثت اور نظریات کی یہ کشمکش جمہوری نظام کے اس کمزور تار کو بے نقاب کرتی ہے جہاں سالوں کی محنت سے کھڑی کی گئی سیاسی شناخت اچانک چند باغیوں، ایک کرائے کے دفتر اور الیکشن کمیشن کی فائلوں کے درمیان الجھ کر رہ جاتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ چھ جولائی کی شام الیکشن کمیشن کی دہلیز پر کس کا پلڑا بھاری رہتا ہے، اور کیا ''دو پھولوں'' کی لڑائی اس باغ کو مکمل طور پر اجاڑ دے گی یا کوئی نئی سیاسی حقیقت جنم لے گی۔

۱۶ رویں صدی کے اخبارات ہمیں مغلیہ سلطنت کے بارے میں کیا بتاتے ہیں؟

سوتک بسواس

جب یورپ اخبارات ایجاد کر رہا تھا، تو اُس وقت مغل ہندوستان کے پاس اپنا ایک باقاعدہ خبروں کا نظام موجود تھا۔ سولہویں صدی کے اواخر سے کاتب، کارکنان اور سیکریٹریوں کی ایک پوری فوج 'اخبارات' مرتب کرتی تھی، مختصر رپورٹیں جن میں درباری سازشیں، فوجی مہمات، تقرریاں، مالی امور اور افواہیں شامل ہوتی تھیں۔ یہ تحریریں فارسی زبان میں نازک سے کاغذ پر لکھی جاتی تھیں اور مغلیہ سلطنت کے اطلاعاتی نظام کی بنیاد تھیں: ایک ایسا نظام جو جزوی طور پر خفیہ معلومات کا خلاصہ، سرکاری مراسلہ اور خبرنامے جیسا تھا۔ روزانہ سینکڑوں یا شاید ہزاروں ایسے اخبارات شاہی دربار اور صوبائی مراکز کے درمیان گردش کرتے تھے اور اس وسیع سلطنت کو جوڑنے کا کام کرتے تھے، جو اپنے عروج پر برصغیر کے بڑے حصے پر حکمرانی کرتی تھی اور دنیا کی تقریباً ایک چوتھائی آبادی پر مشتمل تھی۔ ان میں سے بہت سے اخبارات کو درباری اہلکاروں کے سامنے بلند آواز سے پڑھا بھی جاتا تھا، جس کے ذریعے شاہی دربار کی خبریں سلطنت کے دور دراز علاقوں تک پہنچتی تھیں۔ کئی دہائیوں تک ان رپورٹوں، احکامات اور انتظامی ریکارڈز کے دسیوں ہزار صفحات انڈیا اور برطانیہ کی لائبریریوں اور آرکائیوز میں محفوظ پڑے رہے۔ مؤرخین کو معلوم تھا کہ یہ موجود ہیں، لیکن بہت کم لوگوں نے ان میں گہرائی تک جانے کی کوشش کی۔ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا برکلے کے مؤرخ مونس ڈی فاروقی نے تقریباً دو دہائیوں تک یہی کام کیا ہے۔ سنہ 2007 میں مونس نے خود کو اخباراتِ دربارِ معلّٰی کے مطالعے میں مصروف کیا، یہ اخبارات کا ایک وسیع ذخیرہ ہے جو انڈیا اور برطانیہ کے مختلف آرکائیوز میں محفوظ ہے۔ کولکتہ کی نیشنل لائبریری میں 6500 سے زائد صفحات کا مطالعہ کرتے ہوئے انھوں نے شہزادوں، جرنیلوں، درباریوں، شاہی خواتین، محل کے خواجہ سراؤں اور دیگر کئی شخصیات کی زندگیوں کا سراغ ہزاروں اندراجات کے ذریعے لگایا۔ اس تحقیق کا نتیجہ اورنگزیب (جو اپنے شاہی نام عالمگیر سے بھی جانے جاتے ہیں) اور سترہویں صدی کے اواخر میں مغلیہ سلطنت کی ایک نئی تاریخ کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ یہ نہ صرف انڈیا کے سب سے متنازع مغل حکمران کی ایک تازہ تصویر پیش کرتی ہے بلکہ یہ بھی دکھاتی ہے کہ ابتدائی جدید دور کی دنیا کی بڑی سلطنتوں میں سے ایک حقیقت میں کیسے کام کرتی تھی۔ مغل دور کی یہ خبری رپورٹس کم از کم چار معروف مجموعوں میں محفوظ ہیں: لندن، بیکانیر، سیتاماؤ اور کولکتہ۔ تاہم مؤرخین کو شبہ ہے کہ کچھ اور ذخیرے نجی ملکیت میں بھی موجود ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ذخیرہ جے پور قلعے کے ٹھنڈے اور خشک تہہ خانے میں گٹھریوں کی صورت میں محفوظ تھا۔ انیسویں صدی کے اوائل میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہدیدار اور قدیم اشیا کے شوقین جیمز ٹاڈ نے ان اخباری رپورٹس کی بڑی تعداد مستعار لی، مگر 1823 میں برطانیہ واپسی کے وقت انھیں واپس نہ کیا۔ بعد میں انھوں نے یہ مجموعہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی لائبریری کو عطیہ کر دیا۔ سب سے بڑا اور قیمتی ذخیرہ کولکتہ کی نیشنل لائبریری میں موجود ہے، جس میں اورنگزیب کے دورِ حکومت سے متعلق 21 جلدیں شامل ہیں۔

اورنگزیب نے 1658 سے 1707 تک مغل سلطنت پر حکومت کی اور وہ اس کے آخری عظیم توسیع پسند بادشاہ تھے۔ یہ جلدیں ایک وقت میں ممتاز انڈین مؤرخ سر جدوناتھ سرکار کی ذاتی لائبریری کا حصہ تھیں، جو اورنگزیب کے سب سے بااثر سوانح نگار سمجھے جاتے ہیں۔ پہلی نظر میں اس مواد کا بڑا حصہ انتہائی معمولی اور بورنگ محسوس ہوتا ہے: تقرریاں، تنازعات، فوجی نقل و حرکت، تحائف، بیماریاں اور بے شمار انتظامی تفصیلات۔ لیکن جب ان سب کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو یہ کچھ نایاب بن جاتا ہے: ایک ایسی سلطنت کا لگ بھگ مکمل ریکارڈ جو خود پر ہی نظر رکھ رہی تھی، جیسا کہ فاروقی نے بیان کیا ہے۔ اورنگزیب کے ابتدائی بیس سالہ دورِ حکومت کی آرکائیول معلومات کچھ حد تک نامکمل ہیں لیکن 1680 کی دہائی کے اوائل کے بعد محفوظ رہ جانے والا مواد حیرت انگیز ہے، جو کئی برسوں تک تقریباً روزانہ کی بنیاد پر رپورٹس تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ دستاویزات شہنشاہ کے تقریباً نصف صدی پر محیط دورِ حکومت کے لگ بھگ ایک تہائی حصے پر روشنی ڈالتی ہیں۔

فاروقی نے اپنی علمی زندگی کا بڑا حصہ سترہویں صدی کے اواخر کے مغل دور پر غور و فکر کرتے ہوئے گزارا ہے۔ اس زمانے میں سلطنت اپنے عروج پر تھی، مگر ساتھ ہی ایک ایسے زوال کی جانب بھی بڑھ رہی تھی جس نے بالآخر برطانوی اقتدار کی راہ ہموار کی۔ اخبارات نے انھیں اس دنیا کو دیکھنے کا ایک بالکل نیا زاویہ فراہم کیا۔ فاروقی نے مجھے بتایا: 'اخبارات کے ساتھ کام کرنے کا میرا پورا تجربہ ایک کے بعد ایک 'حیرت انگیز' لمحے سے بھرپور رہا ہے! میں ہر وقت حیران ہوتا ہوں کہ اُس وقت معلوماتی نظام کس قدر گہرا اور پیچیدہ تھا۔' وہ خبری رپورٹس جن کا فاروقی نے مطالعہ کیا جے پور کے راجہ کے لیے تیار کی جاتی تھیں۔ امکان ہے کہ سینکڑوں دیگر امرا، شہزادے اور سرکاری اہلکار بھی سلطنت بھر میں اپنے ایجنٹوں سے اس قسم کی رپورٹس حاصل کرتے تھے، یوں یہ ابتدائی جدید دنیا کے سب سے جدید اور مؤثر معلوماتی نیٹ ورکس میں سے ایک بن گیا۔ فاروقی کہتے ہیں: 'جب میں اس نظام کے بارے میں سوچتا ہوں جس نے اس قدر وسیع معلومات اکٹھی کرنے اور منتقل کرنے کا انتظام پیدا کیا، تو میں حیران رہ جاتا ہوں۔' معلومات کی اس بے مثال مقدار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جدید دور سے پہلے کے معیار کے مطابق مغل ریاست اپنی وسیع سلطنت پر غیر معمولی حد تک گہری نظر رکھتی تھی۔ فاروقی کے مطابق اگرچہ اس معلومات پر عمل درآمد کرنے کی صلاحیت مختلف اوقات میں مختلف رہی، لیکن اس کا اثر کبھی مثبت اور کبھی منفی انداز میں کروڑوں لوگوں کی زندگیوں پر پڑتا تھا۔ بار بار یہ رپورٹس فاروقی کے پہلے سے قائم تصورات کو بدلتی گئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انھیں ان وسیع مذہبی تبدیلیوں کے بہت کم شواہد ملے جو عام طور پر اورنگزیب کے دربار سے منسوب کی جاتی ہیں۔ اس کے برعکس، شاہی حرم اور خواجہ سراؤں کا ادارہ سیاسی طور پر اس سے کہیں زیادہ بااثر ثابت ہوا جتنا کسی نے کبھی تصور کیا تھا۔ شہنشاہ توقع کے برخلاف کم خشک مزاج دکھائی دیتے ہیں اور ان رپورٹوں میں سکھوں جیسے گروہوں کے بارے میں منفی حوالوں کی تعداد بھی فاروقی کی توقع سے کہیں کم تھی۔ یہ بات سکھوں کی اُس دیرینہ روایت کے برعکس ہے جو کم از کم 1711 تک اورنگزیب کو ان کے روحانی رہنماؤں اور کمیونٹی پر ظلم و ستم کا ذمہ دار ٹھہراتی آئی ہے۔ کچھ دریافتیں سنسنی خیز انکشاف کے بجائے تکرار کے ذریعے سامنے آئیں۔ فاروقی کو خبرناموں میں ایک نام بار بار دکھائی دینے لگا: زینت النسا، اورنگزیب کی بیٹی۔ مؤرخین اس کے وجود سے تو واقف تھے، لیکن درباریں ان کے کردار کے بارے میں بہت کم لکھا گیا تھا۔ تاہم صفحہ در صفحہ، وہ ان ریکارڈز میں نمایاں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ چند ہی ہفتوں میں فاروقی کو اندازہ ہو گیا کہ یہ کوئی معمولی شاہی شخصیت نہیں تھی۔ زینت النسا ایک بااثر سیاسی کردار تھیں اور اپنی زندگی کے آخری برسوں میں اپنے عمر رسیدہ اور سیاسی طور پر کمزور والد کے لیے 'انتہائی طاقتور اور اہم سہارا' ثابت ہوئیں۔ فاروقی نے ان کے ہر ذکر کو نوٹ کرنا شروع کر دیا اور بعد میں وہ مغل حرم پر اپنی تحقیق میں نمایاں حیثیت اختیار کر گئیں۔

ہر نئی دریافت نے پرانے تصورات کو چیلنج کیا۔ فاروقی کہتے ہیں: 'وہ بہت سی کہانیاں جو میں 1990 کی دہائی سے خود کو سناتا آ رہا تھا [جب میں نے پہلی بار اخبارات کے بارے میں سنا]، ان سب پر دوبارہ غور کرنا پڑا۔' ان کے مطابق یہ اخبارات نہ صرف اورنگزیب بلکہ پوری مغلیہ سلطنت کو نئے سرے سے سمجھنے کا ایک اہم موقع فراہم کرتے ہیں۔ پھر مورخین نے بڑی حد تک ان اخبارات کے مطالعے سے گریز کیوں کیا؟ فاروقی کہتے ہیں کہ وہ اس ہچکچاہٹ کو سمجھتے ہیں۔ اپنے ابتدائی کیریئر میں انھوں نے ایک اور وسیع مغل آرکائیو کے ساتھ سات ہفتے انتہائی مشکل وقت گزارا، جس کے بعد انھوں نے اس عمل کو ترک کر دیا۔ اس تجربے نے انھیں تقریباً ایک دہائی تک بے ترتیب اور بغیر فہرست کے بڑے ذخائر پڑھنے سے محتاط بنا دیا۔ وہ کہتے ہیں: 'ان میں کسی چیز کو تلاش کرنا گھاس کے ڈھیر میں سوئی ڈھونڈنے کے مترادف ہے۔' 'کوئی اشاریہ (انڈیکس) موجود نہیں اور دسیوں ہزار اندراجات پر مشتمل یہ ذخیرہ صبر، مستقل مزاجی اور اس آمادگی کا تقاضا کرتا ہے کہ متعلقہ معلومات اور پیٹرنز تلاش کرنے کے لیے صفحہ در صفحہ مطالعہ کیا جائے۔' فاروقی کے مطابق اورنگزیب کی شخصیت پر آج بھی نئی بحثیں اس لیے جنم لیتی ہیں کہ اس کے دور سے متعلق مواد کی مقدار غیر معمولی حد تک زیادہ ہے۔ ابتدائی مغل بادشاہوں کے بارے میں دستیاب شواہد نسبتاً محدود ہیں، لیکن اورنگزیب کے دور تک پہنچتے پہنچتے دستاویزی ریکارڈ میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے: انتظامی آرکائیوز، ذاتی خطوط، علاقائی تواریخ، سوانحی لغات، شاعری، یورپی تجارتی کمپنیوں کے کاغذات اور سیاحوں کے بیانات، یہ سب بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ فاروقی کے لیے یہ اخبارات معلومات حاصل کرنے کا نہایت اہم ذریعہ تھے، مگر وہ اس وسیع تر ذخیرے کا صرف ایک حصہ ہیں، جو ابھی تک حیرت انگیز حد تک کم استعمال ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں: 'اس تمام مواد کی بنیاد پر درجنوں نہیں بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ کتابیں لکھی جا سکتی ہیں، جو ابھی بھی جرات مند مؤرخین کے انتظار میں ہیں کہ وہ آئیں اور ان سے استفادہ حاصل کریں۔' جب فاروقی نے پہلی بار کولکتہ میں اخبارات کے اس ذخیرے کو کھولا تو انھیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ ان کے سامنے کیا آنے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں: 'جب میں نے پہلی جلد کا پہلا صفحہ پلٹا تو مجھے فوراً احساس ہو گیا کہ یہ مجموعہ کتنا غیر معمولی ہے۔' 'میں نے فوراً ہی ایسی کہانیوں کے آثار دیکھ لیے تھے جنھیں طویل عرصے تک نظر انداز کیا گیا تھا یا جن پر بہت کم کام ہوا تھا۔' وہ کہتے ہیں کہ ان کی کتاب ان میں سے صرف ایک چھوٹے سے حصے کو ہی بیان کرتی ہے۔ 'اور بھی بے شمار پہلو ہیں جو ابھی دریافت کیے جانے باقی ہیں اور جن پر دوسرے لوگ کام کر سکتے ہیں۔'

(بی بی سی اردو)

آئینہ خانہ:

از: سید رشید اللہ حسینی، اطہر کلیم احمد

امریکہ کا ۲۵۰ رواں جشن آزادی اور بارود کی بُو

ٹرمپ صاحب نے امریکہ کے اڑھائی سوویں یومِ آزادی کے موقع پر، ماؤنٹ رش مور کی خاموش، سرد اور پروقار چٹانوں کے سامنے کھڑے ہو کر جب یہ چشم کشا انکشاف کیا کہ امریکہ تاریخ کی سب سے بڑی خیراتی، ہمدرد اور فلاحی قوم ہے، تو چشم فلک نے دیکھا کہ پتھر میں تراشے گئے جارج واشنگٹن اور ابراہم لنکن کے مجسمے بھی فرطِ جذبات سے مسکرا اٹھے۔ یہ واقعی ہم سب کی کوتاہ فہمی اور صدیوں پر محیط کم علمی تھی کہ ہم عشروں سے اس عظیم ملک کو ایک عسکری سپر پاور، نیوکلیئر طاقت اور عالمی تھانیدار سمجھتے رہے، حالانکہ وہ تو دراصل ایک بہت بڑا ''فلاحی ٹرسٹ'' ہے جس نے دنیا بھر میں بھوک اور بیماری مٹانے کا عالمی ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ ہم نادان یہ سمجھتے رہے کہ پینٹاگون دنیا کا سب سے بڑا جنگی ہیڈکوارٹر ہے، مگر ٹرمپ صاحب کی اس بصیرت افروز تقریر کے بعد عقدہ کھلا کہ وہ تو دراصل دنیا کی سب سے بڑی این جی او (NGO) کا مرکزی دفتر ہے۔ امریکی فیاضی کا عالم تو یہ ہے کہ جب انہیں کسی دور دراز ملک میں جمہوریت کی کمی، انسانی حقوق کی قلت اور آمریت کا وائرس نظر آتا ہے، تو وہ بنا مانگے اپنے جدید ترین بمبار طیاروں کے ذریعے فلاح و بہبود کے ایسے زوردار اور دھماکہ خیز پیکٹ سیدھے آسمان سے گراتے ہیں کہ نیچے والوں کے سارے دنیاوی مسائل ہی ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسی بے لوث، فوری اور دیرپا انسانی خدمت کی مثال واقعی تاریخ کے کسی اور باب میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔ جن ممالک نے اس ''بارودی فیاضی'' کا ذائقہ چکھا ہے، ان کے عوام آج بھی اس قدر مشکور ہیں کہ ان کی آنکھوں سے تشکر کے آنسو اور شہروں سے دھوئیں کے بادل آج تک ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے۔ اس تاریخی خطاب کا سب سے مسحور کن اور روحانی حصہ وہ تھا جہاں صدرِ محترم نے بندوق اور اسلحے کو سیدھا ''خداداد حق'' قرار دے دیا۔ یہ سن کر دنیا بھر کے ان تمام فرسودہ فلسفیوں، صوفیوں اور دانشوروں کو یقیناً اپنا سر پیٹ لینے کا حق پہنچتا ہے جو صدیوں سے یہی راگ الاپتے آئے ہیں کہ خدا نے انسان کو صرف روٹی، کپڑے، محبت اور امن سے جینے کا حق دیا ہے۔ امریکی استثنیٰ پسندی کی اس سے خوبصورت اور مافوق الفطرت مثال کیا ہو سکتی ہے کہ وہاں کے شہریوں کو سپر مارکیٹ سے سبزیاں لانے، پالتو کتے کو ٹہلانے یا بچوں کو اسکول چھوڑنے کے لیے بھی جیب یا گاڑی میں کم از کم ایک عدد خودکار رائفل رکھنے کی آسمانی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ ٹرمپ صاحب کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ وہ پچھلے چھ سالوں سے اکیلے ہی کسی ہالی ووڈ فلم کے تنہا ہیرو کی طرح اس خداداد حق کی حفاظت کر رہے ہیں۔ آخر ایک ایسے پرامن اور فیاض معاشرے میں، جہاں کوئی کسی کا بال تک بیکا نہیں کرتا، وہاں ہر شہری کو دانتوں تک مسلح رکھنا ہی تو اصل میں عالمی امن کی سب سے بڑی ضمانت ہے۔ آئے دن اسکولوں اور شاپنگ مالز میں چلنے والی گولیاں دراصل کوئی المیہ نہیں، بلکہ اس آسمانی حق کی پریکٹس ہے تاکہ بوقتِ ضرورت یہ فیاض قوم پوری دنیا کو امن کا سبق سکھا سکے۔ کیا عجب کہ کل کو کوئی امریکی مورخ یہ بھی ثابت کر دے کہ امریکہ کا آئین کسی انسان نے نہیں بلکہ براہِ راست آسمان سے ایک بلٹ پروف غلاف میں نازل ہوا تھا۔

اس تقریر میں انسانیت کی صحت اور بھوک مٹانے کے جو دعوے کیے گئے، انہوں نے تو فیاضی کی پچھلی تمام کہانیاں ہی ماند کر دیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ امریکہ نے دنیا کی بھوک مٹانے کے لیے اپنا مشہورِ زمانہ فاسٹ فوڈ کلچر پوری دنیا میں اس سخاوت سے پھیلایا ہے کہ آج آدھی دنیا کا کولیسٹرول ہائی ہے اور وہ بھوک کے بجائے موٹاپے سے پریشان ہے۔ رہی بات بیماریوں کے علاج کی، تو امریکی ادویہ ساز کمپنیوں (فارما مافیا) نے واقعی انسانیت کی اتنی خدمت کی ہے کہ وہ ایک روپے کی دوا کو ہزار روپے میں بیچ کر دنیا بھر کی معیشت کا سارا درد اپنے سر لے لیتی ہیں۔ یہ ایک الگ لطیفہ ہے کہ جس ملک نے پوری دنیا کے دکھوں کا مداوا کیا ہے، وہاں کا اپنا عام شہری اگر غلطی سے بیمار پڑ جائے تو اسے ایک ایمبولینس بلانے کے لیے بھی اپنا گھر گروی رکھنا پڑ جاتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے، جب آپ پوری دنیا کا درد اپنے سینے میں سمیٹے بیٹھے ہوں، تو اپنے شہریوں کے چھوٹے موٹے درد تو نظر انداز کرنے ہی پڑتے ہیں۔ یہ عظیم قربانی تو صرف ایک سچی اور کھری قوم ہی دے سکتی ہے۔ رہی بات امریکیوں کی خود انحصاری، بے پناہ آزادی اور پڑوسیوں سے مثالی محبت کی، تو اس میں بھی کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ یہ کیسی شاندار، پراسرار اور منفرد خود انحصاری ہے جس کا پہیہ مشرقِ وسطیٰ کے تیل، افریقہ کے سستے معدنی وسائل، چین کی فیکٹریوں اور تیسری دنیا کے ذہین دماغوں کے بغیر ایک انچ بھی آگے نہیں سرکتا۔ دنیا بھر سے ٹیلنٹ کھینچ کر اپنے ہاں جمع کرنے کو انٹلیکچوئل فیاضی کا نام دیا جانا چاہیے تھا۔ اور پڑوسیوں سے محبت کا یہ عالم ہے کہ میکسیکو کی سرحد پر ایک عالیشان لوہے اور سیمنٹ کی اونچی دیوار کھڑی کرنے کا خواب بھی دراصل اسی لیے دیکھا گیا تھا کہ کہیں غریب پڑوسیوں کی آنکھیں اس امریکی فیاضی، خوشحالی اور چمک دمک سے چندھیا نہ جائیں۔ یہ دیوار دراصل نفرت کی علامت نہیں، بلکہ پڑوسیوں کی بینائی محفوظ رکھنے کا ایک عظیم امریکی منصوبہ تھا۔ نیاگرا آبشاروں سے لے کر ڈکوٹا کی بلیک ہلز تک صدر ٹرمپ کو جو نیا سنہری دور نظر آ رہا ہے، اسے دیکھ کر باقی ماندہ دنیا پر یہ اخلاقی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ فوراً سے پیشتر اپنے تمام تر گلے شکوے بھول کر اس اڑھائی سو سالہ عظیم الشان امریکی کامیابی پر شکرانے کے نفل ادا کرے۔ آخر کو جب دنیا کا سب سے فیاض، مہربان، ہمدرد اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس خود مختار ملک اپنے سنہری دور میں داخل ہو رہا ہے، تو ہمیں بھی اپنی اپنی غربت، مہنگائی اور اپنے شہروں پر گرنے والے ان کے ''فلاحی بموں'' کے دھوئیں کو بھول کر تالیاں بجانی چاہئیں، کیونکہ ایسی شاندار فیاضی اور ایسی زوردار ہمدردی دنیا کو صدیوں میں کہیں جا کر نصیب ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

راجستھان ریفائنری ہندوستان کی توانائی کی خود انحصاری کو فروغ دے گی: ہردیپ پوری

نئی دہلی، 4 جولائی۔ ایم این این۔ مرکزی پٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے ہفتہ کے روز راجستھان کے پچ پدرا میں ہندوستان کے پہلے اسٹینڈ اسٹون گرین فیلڈ ریفائنری-کم-پیٹرو کیمیکل کمپلیکس کا افتتاح کیا جسے وزیراعظم نریندر مودی نے توانائی کی خود انحصاری کی طرف ملک کے سفر میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر نے کہا کہ ریفائنری شروع سے ہی تقریباً 26 فیصد پیٹرو کیمیکل مصنوعات تیار کرے گی اور اس کا نیلن پیٹرو کیمیکلز انڈیکس 17 ہے، جو اسے ملک کی جدید ترین اور توانائی کی بچت کرنے والی ریفائننگ سہولیات میں سے ایک بنائے گا۔ پوری نے کہا کہ اس کمپلیکس میں دنیا کا سب سے بڑا پولی پروپیلین یونٹ اور پولی تھیلین سوئنگ یونٹ ہوگا جو 30 سے زیادہ درجے کے پولیمر تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایشیا کا سب سے بڑا کوکر یونٹ بھی پیش کرے گا۔ منصوبے کے پیمانے پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ اس کی تعمیر میں 150 لاکھ کیوبک میٹر زمین کو منتقل کرنا شامل ہے، جس میں 16 لاکھ کیوبک میٹر کنکریٹ اور تقریباً چھ لاکھ ٹن سٹرکچرل اسٹیل کا استعمال کیا گیا ہے۔ ریفائنری کو تیل کے شعبے میں ہندوستان کی سب سے بڑی سرمایہ کاری کے طور پر بیان کرتے ہوئے، پوری نے کہا کہ یہ پروجیکٹ روزگار پیدا کرے گا، باڑمیر اور راجستھان میں صنعتی ترقی کو فروغ دے گا، اور میک ان انڈیا پہل کے مطابق ملک کی توانائی کی حفاظت کو مضبوط کرے گا۔

ہندوستان کا مقصد عالمی تعلیمی مرکز بننا ہے: مرکزی وزیر

کولکتہ۔4/ جولائی۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر مملکت برائے تعلیم سکانتا مجمدار نے حال ہی میں کہا کہ حکومت کا مقصد تعلیم کے بدلتے ہوئے منظر نامے کا وعدہ کرتے ہوئے ہندوستان کو ایک عالمی مطالعہ کی منزل بنانا ہے۔ ایسوسی ایشن آف پروفیشنل اکیڈمک انسٹی ٹیوشنز، مغربی بنگال (APAI,WB) نے جمعہ کو ایک تعلیمی میلے کا اہتمام کیا جس میں طلباء، والدین، ماہرین تعلیم اور پالیسی سازوں کو اعلیٰ تعلیم کے بدلتے ہوئے منظر نامے اور کیریئر کے مواقع پر تبادلہ خیال کرنے

ریاست میں جین طلبہ کے لیے سات مقامات پر ہاسٹل قائم کیے جائیں گے: للت گاندھی

مہامنڈل کی میٹنگ میں اہم فیصلے

ممبئی: ۴؍جولائی (پریس نوٹ):۔جین برادری کے طلبہ و طالبات کے لیے ریاست کے ممبئی، پونے، نوی ممبئی، ناسک، ناگپور، چھترپتی سمبھاجی نگر اور کولہاپور سمیت سات مقامات پر ہاسٹل تعمیر کرنے کا اہم فیصلہ جین اقلیتی ترقیاتی مالیاتی مہامنڈل کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی چوتھی میٹنگ میں کیا گیا۔ یہ اجلاس مہامنڈل کے صدر للت گاندھی کی صدارت میں ممبئی کے سہیادری اتھتی گرہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مہامنڈل کی جانب سے نافذ کی جانے والی قرض اور سود کی واپسی کی اسکیموں کے نظرِ ثانی شدہ مسودے کو منظوری دی گئی۔اس کے علاوہ ”وہار دھام تعمیراتی اسکیم“ اور ”پاٹھ شالا جدیدکاری و استحکام اسکیم“ کے نفاذ پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا اور اس سلسلے میں ریاست بھر کا سروے جلد از جلد مکمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔قومی اقلیتی ترقی و مالیاتی کارپوریشن (NMDFC) سے فنڈ حاصل کرنے کے لیے ضروری کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔اسی طرح طلبہ کے ہاسٹل کے قیام سے متعلق موصولہ مطالبات پر غور کرتے ہوئے ممبئی، نوی ممبئی، ناسک، ناگپور، چھترپتی سمبھاجی نگر اور کولہاپور سمیت سات مقامات پر طلبہ و طالبات کے لیے علیحدہ ہاسٹل قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ”مرہٹی جین ادبی انسائیکلوپیڈیا“ کی تیاری کے لیے مقررہ مدت کے ساتھ پروگرام ترتیب دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔محکمۂ ہنر مندی کی معاونت سے اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ، وزیر اعلیٰ روزگار تخلیق اسکیم (CMEGP) اور دیگر روزگار سے متعلق اسکیموں سے جین نوجوانوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے محکمۂ صنعت کے اشتراک سے خصوصی مہم چلانے، نیز محکمۂ خواتین و اطفال کی معاونت سے خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کے لیے مختلف اسکیمیں نافذ کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ للت گاندھی نے بتایا کہ خواتین کو گھریلو صنعتوں کے لیے 10 ہزار سے 1 لاکھ روپے تک بلاسود قرض فراہم کرنے کی اسکیم پر فوری عمل درآمد کا فیصلہ کیا گیا ہے اور آئندہ پندرہ دن کے اندر اس کے درخواست فارم تقسیم کیے جائیں گے۔وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق جین برادری کی زیادہ سے زیادہ شمولیت یقینی بنانے کے لیے مہامنڈل کی مختلف اسکیموں کی معلومات معاشرے کے سرکردہ افراد تک پہنچانے کی غرض سے مختلف مقامات پر خصوصی اجلاس منعقد کرنے پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔مہامنڈل کے صدر للت گاندھی نے مسلسل کوششوں کے ذریعے جین اقلیتی اقتصادی ترقیاتی مہامنڈل کے لیے قومی مہامنڈل سے 100 کروڑ روپے کا فنڈ حاصل کرنے کے مقصد سے نئی دہلی میں ہونے والے مفاہمتی معاہدے میں اہم کردار ادا کیا۔اس پر رابطہ کار سندیپ بھنڈاری نے صدر کی خدمات کو سراہتے ہوئے تہنیتی قرارداد پیش کی، جسے تمام حاضر اراکین نے متفقہ طور پر منظور کیا۔اجلاس میں سیکریٹری مادھوی کھوڑے-چورے، مینیجنگ ڈائریکٹر میگھنا شندے، محکمۂ خواتین و اطفال کی افسر گوری دوندے، محکمۂ مالیات کی افسر رچنا دریکر، محکمۂ ہنر مندی کے آنند مالی، رابطہ کار سندیپ بھنڈاری، مہامنڈل کے اراکین راوساہیب پاٹل، سنیل پاٹنی، وکاس اچھا، امیت جین، درشا جین، وشواجیت کولہاپورے، پرشانت گوڈاجے سمیت دیگر معززین موجود تھے۔

بھیونڈی میں پہلی ہی موسلا دھار بارش نے نالہ صفائی کے دعوؤں کی پول کھول دی، 2.44 کروڑ روپے خرچ ہونے کے باوجود شہر زیرِ آب

بھیونڈی : ۴؍ جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی میں ہفتہ کی علی الصبح تقریباً 4 بجے شروع ہونے والی موسلا دھار بارش نے پورے شہر کی رفتار تھام دی۔کئی گھنٹوں تک مسلسل ہونے والی شدید بارش کے باعث شہر کے متعدد علاقوں میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے۔خصوصاً کاموا ری ندی سے ملحقہ علاقوں میں پانی کی سطح تیزی سے بڑھنے کے سبب بڑے پیمانے پر پانی جمع ہو گیا، جس سے ہزاروں شہریوں کی روزمرہ زندگی بری طرح متاثر ہوئی۔کاموا ری ندی سے جڑے علاقے بھاڑی پار، عیدگاہ، درگا روڈ، ندی ناکہ، مہاڈا کالونی، اعظمی نگر، نالہ پار، شیلا رگاؤں، تین بتی، بھاجی مارکیٹ، شیواجی چوک اور سنگم پاڑہ سمیت کئی علاقے مکمل طور پر زیرِ آب آ گئے۔متعدد مقامات پر کمر سے اوپر تک پانی بھر جانے کے باعث بڑی تعداد میں گھروں اور دکانوں میں بارش کا پانی داخل ہو گیا۔گھریلو سامان، تجارتی مال اور دیگر اشیاء خراب ہونے سے شہریوں کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا۔کئی خاندان اپنا سامان محفوظ مقامات پر منتقل کرتے اور گھروں سے دوسری جگہ منتقل ہوتے نظر آئے۔اس کے علاوہ شہر کے دیگر نشیبی علاقے، آم پاڑہ، کھنڈو پاڑہ، شانتی نگر، پدما نگر، غیبی نگر، نظام پور، منگل بازار سلیب اور عیدگاہ علاقہ بھی شدید آبی جمعاوَ کی زد میں رہے۔ متعدد گھروں اور دکانوں میں پانی داخل ہونے سے شہریوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔شدید بارش کے اثرات شہر کی اہم سڑکوں پر بھی واضح طور پر دیکھے گئے۔ممبئی-ناسک ہائی وے پر سائی بابا مندر کے سامنے، چوندرا علاقہ، شیواجی چوک اور دیگر اہم راستوں پر کمر سے زیادہ پانی بھر جانے کے باعث ٹریفک بری طرح متاثر ہوا۔پانی میں متعدد دو پہیہ، رکشہ اور چار پہیہ گاڑیاں بند ہو گئیں، جنہیں لوگوں نے دھکا دے کر نکالا۔ٹرک، ٹریلر، بسیں اور کاریں بھی آہستہ آہستہ پانی سے گزرتی نظر آئیں، جبکہ کئی مقامات پر طویل ٹریفک جام لگ گیا اور گاڑیاں گھنٹوں رینگتی رہیں۔ بارش کے بعد بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کی مانسون سے قبل کی گئی تیاریوں پر بھی سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن نے نالوں اور گٹروں کی صفائی پر تقریباً 2 کروڑ 44 لاکھ روپے خرچ کیے تھے، لیکن پہلی ہی شدید بارش میں شہر کے بیشتر حصوں میں پانی بھر جانے سے شہریوں نے نالہ صفائی کے کام کے معیار پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔مقامی شہریوں کا الزام ہے کہ کروڑوں روپے خرچ ہونے کے باوجود نالوں کی مؤثر صفائی نہیں کی گئی۔گٹر اور چیمبر ابل پڑے، جس کے باعث بارش کا پانی سڑکوں اور رہائشی علاقوں میں جمع ہو گیا۔شہریوں کا کہنا ہے کہ ہر سال نالہ صفائی کے نام پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں، لیکن اس کے نتائج زمینی سطح پر نظر نہیں آتے۔ شہریوں نے متعلقہ افسران اور ٹھیکیداروں کے کردار کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ اگر بروقت نالوں کی مؤثر صفائی کی جاتی تو شہر کو اس صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔فی الحال میونسپل کارپوریشن کی جانب سے ان الزامات پر کوئی سرکاری ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے۔مسلسل جاری بارش کے پیش نظر انتظامیہ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پانی بھرے علاقوں سے دور رہیں اور انتہائی ضرورت کے وقت ہی گھروں سے باہر نکلیں۔

جامعہ صفیہ للبنات، پورنیہ میں ”علامہ سید سلیمان ندویؒ لائبریری“ کا شاندار افتتاح

مطالعہ ہی علمی قیادت کی بنیاد ہے، طالبات کتابوں سے مضبوط رشتہ قائم کریں: مولانا سلمان نسیم ندوی

پورنیہ (بہار)، 4 جولائی 2026: جامعہ صفیہ للبنات، پورنیہ میں ہفتہ کے روز ”علامہ سید سلیمان ندویؒ لائبریری“ کا باوقار افتتاح عمل میں آیا۔اس علمی وفکری تقریب میں دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے ممتاز استاذِ تفسیر و ادب مولانا سلمان نسیم ندوی نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔تقریب میں علماء، اساتذہ، ذمہ دارانِ جامعہ اور طالبات کی بڑی تعداد موجود تھی۔تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسولِ اکرم ﷺ سے ہوا۔اپنے فکر انگیز خطاب میں مولانا سلمان نسیم ندوی نے مطالعہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی علمی روایت کا سب سے روشن باب کتاب، قلم اور لائبریری سے وابستہ ہے۔امت کے عظیم علماء نے اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود مطالعہ کو کبھی ترک نہیں کیا، بلکہ روزانہ سینکڑوں صفحات کا مطالعہ ان کا معمول تھا۔یہی علمی ذوق انہیں تحقیق، تصنیف اور قیادت کے اعلیٰ مقام تک لے گیا۔انہوں نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ صفیہ کا انتخاب آپ کی خوش نصیبی ہے، جہاں تعلیم کے ساتھ بہترین تربیتی ماحول بھی میسر ہے۔مزید یہ کہ اب آپ کو عظیم مؤرخ، سیرت نگار اور محقق علامہ سید سلیمان ندویؒ کے نام سے منسوب لائبریری سے استفادہ کرنے کا موقع حاصل ہوگا، جس سے آپ کے علمی سفر کو نئی وسعت ملے گی۔مولانا نے علامہ سید سلیمان ندویؒ کی علمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ اپنے دور میں مستشرقین کے اعتراضات کے خلاف ایک مضبوط علمی محاذ تھے۔آپ نے اپنی گہری تحقیق، مدلل تحریروں اور علمی استدلال کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں پر کیے جانے والے اعتراضات کا مؤثر جواب دیا اور علمی دنیا میں ایک درخشاں مثال قائم کی۔جامعہ کے ناظم مفتی انتخاب ندوی نے اپنے خطاب میں لائبریری کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی تعلیمی ادارہ مضبوط کتب خانے کے بغیر اپنی علمی ذمہ داری مکمل نہیں کر سکتا۔انہوں نے اس اہم کامیابی کو جامعہ کے تمام اساتذہ، معاونین اور خیر خواہوں کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ قرار دیا۔تقریب کے اختتام پر مولانا سلمان نسیم ندوی نے طالبات کے ساتھ ایک دلچسپ علمی نشست منعقد کی، جس میں انہوں نے مختلف دینی، علمی اور ادبی سوالات پوچھے۔ طالبات نے بھرپور اعتماد اور تیاری کے ساتھ تسلی بخش جوابات دیے، جس پر مہمانِ خصوصی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مجموعی طور پر 1700 روپے کے نقد انعامات تقسیم کیے اور طالبات کے علمی ذوق اور حوصلے کو سراہا۔اس موقع پر ابنائے ندوہ پورنیہ کے سکریٹری مولانا رفیع نشتر ندوی، ناظرِ عام قاری ابوحنظلہ، نائب ناظم شاداب نور ندوی، مہتمم مفتی شمشیر ندوی، ناظمِ تعلیمات مفتی راشد ندوی سمیت متعدد علماء، اساتذہ اور معزز شخصیات موجود تھیں۔شرکاء نے اس امید کا اظہار کیا کہ ”علامہ سید سلیمان ندویؒ لائبریری“ طالبات میں مطالعہ، تحقیق اور علمی ذوق کے فروغ کا ایک مؤثر مرکز ثابت ہوگی۔

مہاراشٹر میں جاری SIR مہم کو معمولی انتظامی کارروائی سمجھ کر نظر انداز کرنا ہرگز مناسب نہیں ہوگا

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل

ممبئی: 4؍جولائی 2026 (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے ریاست بھر کے عوام، بالخصوص مسلم اقلیت، پسماندہ طبقات، مزدور پیشہ افراد، نوجوانوں، خواتین اور تمام ذمہ دار شہریوں سے پُرزور اپیل کی ہے کہ وہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے مہاراشٹر میں جاری SIR (Special Intensive Revision) مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے ووٹر ریکارڈ کی بروقت جانچ کریں، مطلوبہ معلومات درست طور پر فراہم کریں اور اس عمل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اپنے جمہوری حق کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی نے اپنے ایک اہم بیان میں کہا ہے کہ ووٹ صرف ایک کاغذی اندراج یا رسمی حق نہیں، بلکہ شہری شناخت، آئینی شرکت، جمہوری نمائندگی اور اجتماعی مستقبل سے جڑا ہوا ایک بنیادی حق ہے۔اگر کسی شہری کا نام ووٹر لسٹ سے حذف ہو جائے، اس کے میپنگ میں غلطی رہ جائے، پتہ تبدیل ہونے کے باوجود اندراج درست نہ ہو، یا نئے ووٹر بروقت شامل نہ ہو سکیں تو اس کے سنگین سماجی، سیاسی اور نمائندہ اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے موجودہ SIR مہم کو معمولی انتظامی کارروائی سمجھ کر نظر انداز کرنا ہرگز مناسب نہیں ہوگا۔جمعیۃ نے خبردار کیا ہے کہ موجودہ حالات میں بعض فرقہ پرست عناصر اس مسئلہ کو لے کر مسلمانوں کو نشانہ بنانے اور انہیں انتخابی عمل سے کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اس لیے مسلمانوں کو خاص طور پر چوکنا، باخبر اور منظم رہنے کی ضرورت ہے۔الیکشن کمیشن کی جانب سے مہاراشٹر میں خصوصی نظرِ ثانی کا عمل 30 جون 2026 سے شروع ہوئی ہے، اور 29 جولائی 2026 تک گھر گھر تصدیقی فارم کی تقسیم و وصولی کا مرحلہ جاری رہے گا۔جس کے تحت ووٹر لسٹ کی درستگی، نئے ووٹروں کے اندراج، ناموں کی تصحیح، پتہ کی تبدیلی، فوت شدہ یا منتقل شدہ افراد کے ریکارڈ کی تنقیح اور مجموعی انتخابی فہرست کو بہتر بنانے کا کام کیا جا رہا ہے۔اس مہم کے دوران بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) گھروں تک پہنچ کر معلومات کی جانچ اور فارم کی کارروائی انجام دے رہے ہیں۔عوام کی ذمہ داری ہے کہ بی ایل او کی جانب سے ملنے والے فارم کو زیروکس کرا لیں اصل فارم خراب نہ کریں اور ساتھ پاسپورٹ سائز کے دو عدد فوٹو ساتھ رکھیں، اور اپنے کاغذات و تفصیلات درست رکھیں۔جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا ندیم صدیقی نے کہا موجودہ حالات میں یہ مہم غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے، کیونکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ غفلت، لاعلمی، عدم توجہ یا بروقت تصدیق نہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں افراد کے نام ووٹر لسٹ میں غلط درج رہ جاتے ہیں یا حذف ہو جاتے ہیں، اس لئے اپنے ووٹر کارڈ، ایپک نمبر، پتہ، عمر اور خاندانی تفصیلات کی اچھی طرح جانچ کریں۔اگر BLO آپ کے گھر آئے تو اس سے مکمل تعاون کریں اور مطلوبہ معلومات صحیح طور پر فراہم کریں۔اگر آپ کا نام ووٹر لسٹ میں موجود نہیں، یا غلطی کے ساتھ درج ہے، یا پتہ تبدیل ہو گیا ہے، یا شادی کے بعد اندراج میں تبدیلی درکار ہے، تو فوراً متعلقہ فارم بھر کر اصلاح کرائیں۔18 سال مکمل کرنے والے نوجوانوں کو خصوصی طور پر رجسٹریشن کرانا چاہیے تاکہ وہ اپنے جمہوری حق سے محروم نہ رہیں۔مولانا ندیم صدیقی نے اپنے تمام ضلعی، مقامی، تعلقہ، شہر اور گاؤں سطح کے عہدے داران، ائمہ علماء، ائمہ مساجد، سوشل سیاسی سماجی ورکر، سماجی کارکنان اور پڑھے لکھے نوجوانوں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ اس مہم کو عوامی بیداری کی ایک منظم تحریک بنائیں، مساجد کے اعلانات، جمعہ کے خطابات، محلہ سطح کے اجلاس، سوشل میڈیا پیغامات، رہنمائی کیمپ، فارم بھرنے میں تعاون اور ووٹر لسٹ کی جانچ کے لیے خصوصی مدد مراکز قائم کیے جائیں تاکہ کوئی بھی مستحق ووٹر اس اہم عمل سے محروم نہ رہ جائے، جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے یقین ظاہر کیا کہ اگر عوام نے بیداری، نظم اور اجتماعی تعاون کے ساتھ اس مہم میں حصہ لیا تو نہ صرف ہزاروں افراد کے ووٹ محفوظ ہوں گے بلکہ جمہوری نظام میں ان کی مؤثر شرکت بھی مضبوط ہوگی۔

عامر خان کی بنگلور کی کاروباری شخصیت گوری کے ساتھ تیسری شادی

ممبئی : ۴؍ جولائی (ایم ملک) کل (5 جولائی 2026) ہندوستانی سنیما کے لیے بہت خاص دن ہونے والا ہے۔مسٹر پرفیکشنسٹ عامر خان اپنی دیرینہ گرل فرینڈ گوری سپریٹ کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھنے جا رہے ہیں۔یہ اداکار کی بنگلور کی ایک کاروباری شخصیت گوری کے ساتھ تیسری شادی ہوگی۔عامر نے اس نئی شروعات کو بہت نجی رکھا ہے۔عامر اور گوری کی کہانی کسی فلمی اسکرپٹ سے کم نہیں ہے۔ چند سال پہلے جب وہ دوبارہ ملے تو ان کی پرانی دوستی محبت میں بدل گئی۔ عامر نے اپنے تعلقات کو بہت نجی رکھا لیکن اپنی 60 ویں سالگرہ پر انہوں نے گوری کو اپنے ساتھی کے طور پر دنیا سے متعارف کرایا۔ایک حالیہ انٹرویو میں عامر نے کہا کہ گوری نے ان کی زندگی میں بے پناہ سکون اور استحکام لایا ہے۔رپورٹس کے مطابق شادی عامر خان کے باندرہ گھر میں ہوگی جس میں کل 150 لوگ شریک ہوں گے۔ بتایا جا رہا ہے کہ عامر خان اور گوری سپریٹ کی شادی میں زیادہ تر نجی ممبرز ہوں گے، جن میں کچھ غیر ملکی مہمان اور دوست بھی شریک ہوں گے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ شادی کی رسومات 5 جولائی کی پہلی ششماہی میں مکمل ہو جائیں گی۔اس خاص اور خوشی کے موقع پر عامر خان اور گوری سپریٹ کے بچے بھی ان کے نئے سفر کا حصہ بننے کے لیے شادی میں شرکت کریں گے۔اس خاص شادی کے درمیان، ممبئی کے موسم نے بھی تہوار کی روح کو پوری طرح سے اپنا لیا ہے۔ممبئی میں اس وقت موسلا دھار بارش ہو رہی ہے، جس سے پورے شہر میں رومانوی اور خوشگوار ماحول پیدا ہو گیا ہے۔اس خوبصورت موسم سے ایسا لگتا ہے جیسے کائنات خود عامر اور گوری کے خاص دن سے خوش ہے۔ٹھنڈی ہوا اور بوندا باندی نے شادی کی تقریبات کی رونق بڑھا دی ہے۔ایسا لگتا ہے جیسے بھگوان اندر اخود عامر خان کے نئے سفر کے لیے آسمان سے اپنی خصوصی دعاؤں اور برکتوں کی بارش کر رہے ہیں۔ہر طرف موسلا دھار بارش ایک نعمت کی طرح محسوس ہوتی ہے، جیسے قدرت خود جوڑے پر خوشیوں کی بارش کر رہی ہو۔مداحوں اور قریبی دوستوں کا ماننا ہے کہ ممبئی کی یہ خوبصورت بارش اس بات کی علامت ہے کہ عامر اور گوری کی آنے والی شادی شدہ زندگی موسم کی طرح خوبصورت، پرامن اور خوش گوار ہوگی۔

وزیر اعظم مودی نے پیرو کے منتخب صدر کو انتخابی جیت پر مبارکباد دی

نئی دہلی۔4؍جولائی۔ایم این این۔وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز قدامت پسند سیاست دان کیکو فوجیموری کو پیرو کے صدارتی انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔وزیر اعظم مودی نے کیکو فوجیموری کے لیے کامیاب دورِ اقتدار کی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان کے ساتھ قریبی تعاون کے منتظر ہیں۔ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیر اعظم مودی نے لکھا کہ پیرو کے صدارتی انتخابات میں کامیابی پر کیکو فوجیموری کو دلی مبارکباد۔ ہندوستان، پیرو کے ساتھ اپنی قریبی دوستی کو انتہائی اہمیت دیتا ہے اور مختلف شعبوں میں دوطرفہ شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے پُرعزم ہے۔میں آپ کے لیے کامیاب دورِ اقتدار کی خواہش کرتا ہوں اور ہمارے ممالک کے عوام کے مفاد میں باہمی تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے لیے آپ کے ساتھ مل کر کام کرنے کا منتظر ہوں۔یورو نیوز کی رپورٹ کے مطابق، کیکو فوجیموری کو جمعہ کے روز (مقامی وقت کے مطابق) پیرو کے صدارتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں کامیاب قرار دیا گیا۔ یہ انتخابات ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم کے حوالے سے عوامی تشویش کے باعث خاصی توجہ کا مرکز رہے۔51 سالہ کیکو فوجیموری چوتھی مرتبہ صدارتی انتخاب میں حصہ لے رہی تھیں۔یورو نیوز کے مطابق، وہ رواں ماہ کے آخر میں عہدہ سنبھالنے کے بعد گزشتہ 10 برسوں میں پیرو کی نویں صدر بن جائیں گی۔انتخابی نتائج کی تصدیق ملک کے اعلیٰ انتخابی ادارے نے کر دی ہے۔انتخابی حکام کی جانب سے جاری اعداد و شمار کے مطابق، تمام ووٹوں کی گنتی مکمل ہونے کے بعد کیکو فوجیموری نے 92 لاکھ 23 ہزار ووٹ حاصل کیے، جو کل ووٹوں کا 135.50 فیصد بنتے ہیں، جبکہ قوم پرست رکن پارلیمان روبرٹو سانچیز کو 91 لاکھ 73 ہزار سے زائد ووٹ ملے، جو کل ووٹوں کا 865.49 فیصد ہیں۔کیکو فوجیموری نے بھی ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ انتخابی عمل کے اختتام اور جے این ای کی جانب سے نتائج کے باضابطہ اعلان کے بعد، میں ان لاکھوں پیروی شہریوں کے اعتماد پر دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا۔ اب ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے، جسے ہم ذمہ داری، انکساری اور فرض شناسی کے جذبے کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ منتقلی کے اس عمل کا ہر دن سننے، مکالمہ کرنے اور نئی حکومت کے آغاز کے لیے بہتر تیاری کا ایک موقع ہے۔ہم ان پلیٹ فارمز کے ذریعے اس مرحلے کی پیش رفت اور اپنے کام کی تفصیلات عوام کے ساتھ شیئر کرتے رہیں گے۔میں آپ سب کو ہمارے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دیتی ہوں۔

جموں توی ریور فرنٹ پر بوٹنگ سروس شروع

جموں۔4؍جولائی۔ایم این این۔جموں میونسپل کارپوریشن (جے ایم سی) نے جموں تاوی ریور فرنٹ پر بوٹنگ سروس کا آغاز کر دیا ہے، جس کا مقصد سیاحوں اور امرناتھ یاترا کے لیے آنے والے زائرین کو بہتر تفریحی سہولیات فراہم کرنا ہے۔جے ایم سی کے کمشنر دیوانش یادو نے بتایا کہ یہ اقدام تاوی ریور فرنٹ کو ایک بڑے سیاحتی مرکز کے طور پر ترقی دینے کے منصوبے کا حصہ ہے، جہاں لائٹ اینڈ ساؤنڈ شو، تاوی آرتی اور دیگر سرگرمیوں کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ امرناتھ یاترا جاری ہے اور یاتریوں کی رجسٹریشن اور ٹوکن جاری کیے جا رہے ہیں۔اب تاوی ریور فرنٹ کو سیاحتی مرکز کی شکل دی گئی ہے، جہاں شام کے وقت لائٹ اینڈ ساؤنڈ شو، تاوی آرتی اور شکارا، پیڈل بوٹ اور اسپیڈ بوٹ جیسی بوٹنگ سہولیات دستیاب ہیں۔دیوانش یادو نے زائرین کو آن لائن بکنگ پورٹل استعمال کرنے کی بھی ترغیب دی اور کہا کہ تمام حفاظتی انتظامات مکمل کیے گئے ہیں، جن میں لائف جیکٹ پہننا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ان کے مطابق یہ منصوبہ خاندانوں اور یاتریوں کو خوشگوار ماحول فراہم کرے گا۔دس سال یا اس سے زائد عمر کے افراد بوٹنگ کر سکتے ہیں، تاہم لائف جیکٹ پہننا اور آن لائن رجسٹریشن ضروری ہے۔دوسری جانب ہفتہ کو سالانہ شری امرناتھ یاترا 2026 نے مزید رفتار پکڑ لی، جب یاتریوں کا تیسرا قافلہ سخت سیکیورٹی میں جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس بیس کیمپ سے روانہ ہوا۔اسی دوران دوسرے قافلے کے یاتری جنوبی کشمیر میں واقع مقدس غاری کی جانب پہلگام کے نون ون بیس کیمپ سے پیدل روانہ ہوئے۔انتظامیہ نے یاتریوں کی محفوظ نقل و حرکت کے لیے پورے راستے پر کئی سطحوں پر مشتمل سخت سیکیورٹی انتظامات کیے ہیں۔ یاتریوں نے ان حفاظتی انتظامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس سے ان کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔بلند پہاڑی علاقوں میں صحت سے متعلق ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ادھم پور محکمہ صحت نے جموں-سری نگر قومی شاہراہ (این ایچ-44) پر ٹکری کالی ماتا مندر سے چینینی-ناشری ٹنل تک خصوصی طبی انتظامات کیے ہیں۔اس مقصد کے لیے دس مستقل ابتدائی طبی امداد کے مراکز قائم کیے گئے ہیں، جبکہ مکمل طبی سہولیات سے لیس چھ لائف سپورٹ ایمبولینسیں بھی مختلف مقامات پر تعینات کی گئی ہیں۔چیف میڈیکل آفیسر انیل مانہاس نے بتایا کہ یہ ایمبولینسیں ہنگامی طبی امداد فراہم کرنے اور ضرورت پڑنے پر مریضوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کرنے کے لیے تیار ہیں۔ادھر اوم شیو شکتی سیوا لنگر کمیٹی کے صدر ورندر ملک نے بتایا کہ ان کی تنظیم نے چوبیس گھنٹے فعال طبی کیمپ قائم کیا ہے، جہاں آکسیجن سلنڈر، بلڈ پریشر اور شوگر کی ادویات، ایمبولینس کی سہولت اور یاتریوں کے لیے روزانہ تین وقت کے مفت لنگر کا انتظام 28 اگست تک جاری رہے گا۔

حکومت کھلونوں کے کلسٹرز کو فروغ دینے کے لیے جدید ٹیسٹنگ سہولیات قائم کرے گی: پیوش گوئل

نئی دہلی۔4؍جولائی۔ایم این این۔حکومت ہندوستانی مینوفیکچررز کو عالمی معیار کے معیار پر پورا اترنے اور برآمدات کو بڑھانے میں مدد کرنے کے لیے کھلونا مینوفیکچرنگ کلسٹروں میں جدید جانچ کی سہولیات قائم کرے گی۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے ہفتہ کو کہا کہ 120 بلین امریکی ڈالر کی عالمی منڈی میں ملک کی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لیے ایک روڈ میپ کا خاکہ پیش کیا ہے۔ نئی دہلی میں 17 ویں ٹوائے بزانٹرنیشنل بی ٹی بی نمائش 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ یہ سہولیات بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز، نیشنل ٹیسٹ ہاؤس اور دیگر سرکاری اور نیم سرکاری لیبارٹریوں کے ذریعے تیار کی جائیں گی۔انہوں نے صنعت پر زور دیا کہ وہ جانچ کے آلات کی نشاندہی کرے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ہندوستانی ساختہ کھلونے ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں کے لیے اعلیٰ معیار کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔وزیر نے کہا، ”حکومت ملک میں کھلونا مینوفیکچرنگ کلسٹروں میں ٹیسٹنگ کی جدید سہولیات قائم کرے گی۔انہوں نے مزید کہا کہ مینوفیکچررز کو معیار کے سرٹیفکیشن کی سہولت کے لیے ٹیسٹنگ آلات کی خواہش کی فہرست تیار کرنی چاہیے۔ آگے دیکھتے ہوئے، گوئل نے کھلونوں کے مینوفیکچررز سے مطالبہ کیا کہ وہ آزاد تجارتی معاہدوں کے بھارت کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ترقی یافتہ بازاروں کو استعمال کریں اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ بھارتی کھلونا برانڈز بنائیں۔انہوں نے کہا کہ پورے یورپ میں ڈیوٹی فری رسائی اور ہندوستان-برطانیہ آزاد تجارتی معاہدہ، جو کہ 15 جولائی سے شروع ہونے والا ہے، برآمد کنندگان کے لیے اہم مواقع فراہم کرتا ہے۔ وزیر نے مینوفیکچررز سے کمپیوٹر ایڈیڈ ڈیزائن اور کمپیوٹر ایڈیڈ مینوفیکچرنگ سسٹم اور سی این سی مشینگ سمیت جدید مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجیز کو اپنانے کی بھی تاکید کی، کہا کہ تکنیکی اپ گریڈیشن مصنوعات کے معیار، درستگی اور پیداواری کارکردگی کو بہتر بنائے گی، جس سے ہندوستانی کمپنیوں کو عالمی مارکیٹ میں زیادہ مؤثر طریقے سے مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔بیرون ملک توسیع کو سپورٹ کرنے کے لیے، گوئل نے صنعت کو ایکسپورٹ پروموشن مشن کے تحت مدد کی یقین دہانی کرائی، کمپنیوں کو بین الاقوامی تجارتی نمائشوں میں شرکت کرنے، بیرون ملک گودام کی سہولیات قائم کرنے اور عالمی برانڈز، خوردہ فروشوں اور ای کامرس پلیٹ فارمز کے ساتھ براہ راست مشغول ہونے کی ترغیب دی۔

جلگاؤں؛ مندر میں الیکٹرک فٹنگ کے دوران کرنٹ لگنے سے 19 سالہ نوجوان جاں بحق

جلگاؤں: ۴؍جولائی (عقیل خان بیاولی): شہر کے جوشی پیٹھ، شندی کالونی علاقے میں واقع ایک مندر میں الیکٹرک فٹنگ کا کام انجام دیتے ہوئے کرنٹ لگنے سے 19 سالہ نوجوان کی موت واقع ہوگئی۔اس افسوسناک حادثے سے شہر کے معصوم واڑی علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ذرائع کے مطابق مستقیم آصف بھیا پٹیل (19)، ساکن معصوم واڑی، گزشتہ تقریباً بیس روز سے ایک برقی ٹھیکیدار کے زیر نگرانی الیکٹرک فٹنگ کا کام کر رہا تھا۔ آج ہفتہ کو جوشی پیٹھ کے ایک مندر میں برقی فٹنگ کا کام آخری مرحلے میں تھا۔اسی دوران وہ اپنے ساتھیوں ک

ناندیڑ۔ممبئی اورٹنک پور۔ناندیڑ کے درمیان

2/نئی ایکسپریس ٹرینوں کا آغاز، 6 جولائی کو افتتاح

ناندیڑ، 4 جولائی:•• جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کی جانب سے ناندیڑ کے ریلوے رابطوں کو مزید مضبوط بنانے کے لیے 6 جولائی 2026 سے دو نئی ایکسپریس ٹرینیں شروع کی جا رہی ہیں۔ ان میں ایک ٹرین ناندیڑ۔ممبئی۔ناندیڑ ایکسپریس جبکہ دوسری ٹنک پور(اتراکھنڈ)۔ناندیڑ ہفتہ وار ایکسپریس ہوگی۔ان دونوں ٹرینوں کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی اور مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کریں گے۔اس موقع پر مرکزی وزرائے مملکت رونیت سنگھ•جتن پرساد اور اجے ٹمٹا بھی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے تقریب میں شریک ہوں گے۔حضور صاحب ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر منعقد ہونے والی مقامی افتتاحی تقریب میں مہاراشٹر کے وزیر•• اتل ساوے، رکن پارلیمنٹ اشوک راؤ چوہان، قانون ساز کونسل کے رکن اور ہلدی تحقیقاتی مرکز کے صدر ہیمنت پاٹل ناندیڑ-واگھالا میونسپل کارپوریشن کی میئر کویتا مولے، ارکان پارلیمنٹ ڈاکٹر اجیت گوپچھڑے • اور رویندر چوہان، قانون ساز کونسل کے اراکین وکرم کالے، ستیش چوہان•• اور امرناتھ راجورکر کے علاوہ ارکان اسمبلی •• بالاجی کلیانکر اور• آنند تڈکے•• بھی شرکت کریں گے۔ریلوے انتظامیہ کے مطابق حالیہ برسوں میں مہاراشٹر میں ریلوے انفراسٹرکچر، صلاحیت میں اضافہ اور ریلوے اسٹیشنوں کی جدید کاری کے منصوبوں کو تیزی سے آگے بڑھایا گیا ہے۔اسی سلسلے کی کڑی کے طور پر حضور صاحب ناندیڑ سے دو نئی ایکسپریس ٹرینیں شروع کی جا رہی ہیں، جن میں ایک ریاستی دارالحکومت ممبئی سے جبکہ دوسری •• دیوبھومی اتراکھنڈ•• سے براہِ راست ریلوے رابطہ فراہم کرے گی۔

ہم خصوصیات:• ناندیڑ۔ممبئی۔ناندیڑ ایکسپریس ہفتے میں دو دن اکولہ اور •• منماڑ•• کے راستے چلے گی۔

• اس ٹرین میں ریزرو اور غیر ریزرو دونوں طرح کے سفر کی سہولت دستیاب ہوگی۔

• ٹنک پور ✕ ناندیڑ ہفتہ وار ایکسپریس ناندیڑ سے ہر اتوار اور ٹنک پور سے ہر منگل روانہ ہوگی۔

• یہ ٹرین مہاراشٹر کے اہم ریلوے اسٹیشنوں کو براہِ راست اتراکھنڈ سے جوڑے گی۔

• مسافروں کو محفوظ، آرام دہ، کم خرچ اور سہل سفر کی سہولت میسر آئے گی۔

• سیاحت اور مذہبی زیارتوں کو فروغ ملے گا۔

• تجارت اور کاروباری سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا۔

• ملک کے مغربی اور شمالی علاقوں کے درمیان ریلوے رابطے مزید مضبوط ہوں گے۔

• صحت اور تعلیمی سہولتوں تک رسائی بہتر ہوگی۔

• طلبہ، کاروباری افراد، خاندانوں، زائرین، سیاحوں اور صنعت کاروں کو مزید آسان اور آرام دہ سفری سہولت حاصل ہوگی۔

• اس منصوبے سے خطے کی سماجی اور معاشی ترقی کو بھی نئی رفتار ملنے کی توقع ہے۔

ایس آئی آر پروگرام کا جائزہ لینے کے لیے تحصیلدار سنجے وارکڑ کی سونکھیڑ میں میٹنگ

ناندیڑ، 4 جولائی: بھارتی الیکشن کمیشن اور ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کی ہدایات کے مطابق، سب ڈویژنل آفیسر و الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر ڈاکٹر سچن کھلال کی رہنمائی میں 087 ناندیڑ جنوبی اسمبلی حلقہ میں خصوصی جامع ووٹر لسٹ نظرِ ثانی (SIR) مہم جاری ہے۔اسی مہم کے تحت سونکھیڑ ریونیو سرکل بھی 087 ناندیڑ جنوبی اسمبلی حلقہ میں شامل ہے۔اس سلسلے میں سونکھیڑ گرام پنچایت دفتر میں تحصیلدار سنجے وارکڑ کی صدارت میں 37 بی ایل اوز (BLOs) اور 4 سپروائزرز کی جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔اجلاس میں اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر و نائب تحصیلدار اشوک موکلے اور اسسٹنٹ گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر و اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر•• وانکھیڑے•• بھی موجود تھیں۔اس موقع پر تحصیلدار سنجے وارکڑ نے کہا کہ بھارت کی جمہوریت کو مزید مضبوط، شفاف اور قابلِ اعتماد بنانے کے مقصد سے الیکشن کمیشن کی ہدایات پر ناندیڑ تعلقہ کے جنوبی اسمبلی حلقے میں خصوصی جامع ووٹر لسٹ نظرِ ثانی مہم شروع کی گئی ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس مہم کے تحت 30 جون سے بی ایل اوز کے ذریعے ووٹروں کے •• گنتی فارم (Enumeration Form)•• بھرنے کا عمل جاری ہے۔فارموں کی تقسیم، وصولی اور ڈیجیٹلائزیشن کا کام بھی مسلسل کیا جا رہا ہے۔تحصیلدار سنجے وارکڑ نے عوام سے اپیل کی کہ جب بی ایل او ان کے گھروں پر آئیں تو وہ اس اہم انتخابی عمل میں بھرپور تعاون کریں تاکہ ووٹر لسٹ کی نظرِ ثانی کا کام کامیابی سے مکمل ہو سکے۔

قبا مسجد میں نماز کے بعد SIR کے تعلق سے عوامی بیداری مہم

الحاج سید معین کی عوام سے اہم اپیل

ناندیڑ:(راست) 4/جولائی:نقیب ملت، رکنِ پارلیمان (حیدرآباد) بیرسٹر اسدالدین اویسی صاحب کی ہدایت اور کل ہند مجلس اتحاد المسلمین، مہاراشٹر کے صدر و سابق رکنِ پارلیمان جناب امتیاز جلیل صاحب کی رہنمائی میں کل ہند مجلس اتحاد المسلمین (AIMIM) کی جانب سے ریاست بھر میں (Special SIR Intensive Revision) کے تعلق سے عوامی بیداری مہم بھرپور انداز میں جاری ہے، تاکہ ہر اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ میں برقرار رہے اور کوئی بھی شخص اپنے آئینی و جمہوری حق سے محروم نہ ہو۔اسی سلسلے میں آج AIMIM مہاراشٹر کے سینئر رہنما الحاج سید معین صاحب نے قبا مسجد، ناندیڑ میں نماز ادا کرنے کے بعد نمازیوں، معززینِ علاقہ اور عوام الناس سے ملاقات کرتے ہوئے (Special SIR Intensive Revision) کے تعلق سے تفصیلی رہنمائی فرمائی۔اپنے خطاب میں سید معین صاحب نے کہا کہ ووٹ صرف ایک حق نہیں بلکہ قوم کی آواز، آئینی طاقت اور جمہوریت کی بنیاد ہے۔اگر کسی شہری کا نام ووٹر لسٹ سے خارج ہو جاتا ہے تو وہ اپنے بنیادی آئینی حق سے محروم ہو سکتا ہے۔اس لیے ہر باشعور شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اور اپنے اہلِ خانہ کے نام ووٹر لسٹ میں لازماً چیک کرے، مطلوبہ دستاویزات بروقت جمع کرائے اور اس عمل کو ہر صورت مکمل کرے۔سید معین صاحب نے مزید کہا کہ اسلام ہمیں صرف عبادات ہی کا درس نہیں دیتا بلکہ امانت، ذمہ داری، عدل اور اجتماعی شعور بھی سکھاتا ہے۔اپنے آئینی اور جمہوری حقوق کی حفاظت بھی ایک اہم قومی ذمہ داری ہے، جس سے غفلت برتنا مستقبل میں نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔سید معین صاحب نے کہا کہ کل ہند مجلس اتحاد المسلمین ہمیشہ مسلمانوں، اقلیتوں، دلتوں، پسماندہ طبقات اور تمام مظلوم و محروم عوام کے آئینی، سماجی اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے سڑک سے لے کر ایوان تک مسلسل اور بے باک جدوجہد کرتی آئی ہے۔مجلس کا مقصد صرف انتخابات میں حصہ لینا نہیں بلکہ سال بھر عوام کے درمیان رہ کر ان کے مسائل کو سمجھنا، ان کی آواز بننا اور ہر آئینی و قانونی پلیٹ فارم پر ان کے حقوق کے لیے مؤثر جدوجہد کرنا ہے۔سید معین صاحب نے اس موقع پر کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص خود بھی بیدار رہے اور اپنے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو بھی SIR کی اہمیت سے آگاہ کرے تاکہ کوئی بھی اہل ووٹر ووٹر لسٹ سے خارج نہ ہونے پائے۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے جمہوری حق کی حفاظت کو اپنی اولین ذمہ داری سمجھیں۔آخر میں سید معین صاحب نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کل ہند مجلس اتحاد المسلمین مستقبل میں بھی عوام کے آئینی، جمہوری اور سماجی حقوق کے تحفظ کے لیے اسی جذبے اور خلوص کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھے گی اور ہر اس آواز کے ساتھ کھڑی رہے گی جو انصاف، مساوات اور دستورِ ہند کی بالادستی کے لیے بلند ہوگی۔

ایم آئی ایم کے سابق ریاستی صدر سید معین نے آج میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ SIR مہم کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی غفلت کا مظاہرہ نہ کریں۔انہوں نے کہا کہ ہر شہری اپنی ضروری دستاویزات بروقت مکمل کرے تاکہ مستقبل میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔سید معین نے مزید کہا کہ ایم آئی ایم کی جانب سے شہر کے مختلف مقامات پر ہیلپ سینٹر قائم کیے گئے ہیں، اس کے علاوہ آج مجلس کی جانب سے عوامی بیداری مہم کیلئے سائیکل رکشہ پر بینر اور پوسٹر لگائیے گئے جس پر لاؤڈ اسپیکر لگائے گئے جس سے عوام سے اپیل کی جا رہی ہے۔جہاں رضا کار عوام کی رہنمائی انہوں نے لوگوں سے ان ہیلپ سینٹروں سے استفادہ کرنے کی بھی اپیل کی۔اس موقع پر ایم آئی ایم کے مراٹھواڑہ صدر فیروز خان لالا، پارٹی کے کارپوریٹرز اور دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔

ناندیڑ ضلع میں محکمہ مٹی و آبی تحفظ کیلئے

ایک لاکھ بانس کے پودے لگانے کی مہم کا آغاز

ناندیڑ، 4 جولائی:(ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں سال 2026 کے مون سون سیزن کے دوران 37 لاکھ 50 ہزار درخت لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔اسی وسیع شجرکاری مہم کے تحت ماحولیات کے تحفظ، آبی ذخائر کے فروغ اور ضلع کے سرسبز رقبے میں اضافہ کرنے کے مقصد سے ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے محکمہ مٹی و آبی تحفظ کو ایک لاکھ بانس کے پودے لگانے کا ہدف دیا ہے۔اس ہدف کی تکمیل کے لیے محکمہ مٹی و آبی تحفظ کی جانب سے مکمل کیے گئے نالوں کی گہرائی بڑھانے اور دیگر آبی تحفظ کے منصوبوں کے اطراف بانس کے پودے لگانے کی مہم شروع کی گئی ہے۔اس مہم کا افتتاح 4 جولائی 2026 کو تعلقہ دھرم آباد کے موضع سالے گاؤں میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے بانس کا پودا لگا کر کیا۔ اس موقع پر سب ڈویژنل آفیسر •• راؤت••، تحصیلدار محترمہ سوامی•، ضلع آبی تحفظ افسر •کامبلے•، سب ڈویژنل آبی تحفظ افسر •مورے•، •• IGSSS •• ادارے کے نمائندے، سالے گاؤں کے سرپنچ، گرام پنچایت کے ارکان اور بڑی تعداد میں دیہاتی موجود تھے۔محکمہ مٹی و آبی تحفظ کے مطابق یہ مہم آبی تحفظ کے منصوبوں کو ماحول دوست بنانے کے ساتھ ساتھ مٹی کے تحفظ، حیاتیاتی تنوع کے فروغ، کاربن جذب کرنے کی صلاحیت میں اضافے اور دیہی علاقوں میں سبزہ بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔محکمہ کے مطابق جن نالوں کی گہرائی بڑھائی گئی ہے، ان کے دونوں کناروں پر بانس کے پودے لگائے جائیں گے۔بانس کی مضبوط اور گہری جڑیں مٹی کے کٹاؤ کو روکنے، نالوں کے کناروں کو مستحکم رکھنے اور آبی تحفظ کے منصوبوں کو طویل عرصے تک محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔اس اقدام سے آبی تحفظ کے منصوبوں کی افادیت میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی توازن بھی بہتر ہوگا۔آئندہ دنوں میں ضلع بھر میں محکمہ مٹی و آبی تحفظ کی جانب سے مکمل کیے گئے نالہ گہرائی منصوبوں، سیمنٹ نالہ بندھ، مٹی نالہ بندھ اور دیگر آبی تحفظ کے منصوبوں کے اطراف غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کے تعاون سے بڑے پیمانے پر بانس کی شجرکاری کی جائے گی، اور مقررہ مدت کے اندر•• ایک لاکھ بانس کے پودے•• لگانے کا ہدف مکمل کرنے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے۔اس موقع پر ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ماحولیات کے تحفظ کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور ان کی دیکھ بھال بھی کریں۔انہوں نے کہا کہ صرف شجرکاری ہی نہیں بلکہ درختوں کی حفاظت اور ان کی پرورش بھی ہر شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

مجلس احرارِ اسلام ہند، مہاراشٹر کا

نازیہ الٰہی خان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ

ناندیڑ:(راست) مجلس احرارِ اسلام ہند، مہاراشٹر کی جانب سے حضرت محمد ﷺ کی شان میں مبینہ طور پر کی گئی توہین آمیز اور دل آزار ریمارکس کے معاملے میں• صدرِ جمہوریہ ہند• کے نام ایک باضابطہ یادداشت (Memorandum) ضلع کلکٹر، ناندیڑ کے ذریعے پیش کی گئی۔اس موقع پر وفد نے اتوارہ پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر رامیشور کھنتاڑ اور API شندے صاحب سے بھی ملاقات کی اور نازیہ الٰہی خان کے خلاف موصولہ شکایات اور متعلقہ قوانین کے مطابق ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست پیش کی۔وفد نے مطالبہ کیا کہ معاملے کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات کی جائیں اور اگر تفتیش میں قانون کی خلاف ورزی ثابت ہو تو متعلقہ قوانین کے تحت مناسب قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔یادداشت میں کہا گیا کہ اگر کسی بھی مذہب یا اس کی مقدس شخصیات کے بارے میں ایسے بیانات دیے جاتے ہیں جن سے مذہبی جذبات مجروح ہوں، تو ان کی غیر جانبدارانہ جانچ اور قانون کے مطابق کارروائی ضروری ہے تاکہ ملک میں امن، بھائی چارہ، سماجی ہم آہنگی اور آئین کی بالادستی برقرار رہے۔اس موقع پر مجلس احرارِ اسلام ہند، مہاراشٹر کے نائب صدر جناب سدّی سلیم دیشمکھ صاحب، •مجلس احرارِ اسلام ہند، ناندیڑ کے نائب صدر جناب عبدالصمد شاہد صاحب، مولانا اکبر اشاعتی صاحب، عتیق صاحب، شفیع صاحب اور دیگر ذمہ داران و کارکنان موجود تھے۔وفد نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ معاملے کی فوری، منصفانہ اور قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے عوام کے اعتماد کو برقرار رکھا جائے اور ملک میں مذہبی ہم آہنگی و باہمی احترام کے ماحول کو فروغ دیا جائے۔

اسلاپور پولیس کی بڑی کارروائی

ممنوعہ گٹکھا اور خوشبودار تمباکو ضبط، ایک ملزم گرفتار

ناندیڑ: اسلاپور پولیس اسٹیشن نے ممنوعہ گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو کی غیر قانونی فروخت اور نقل و حمل کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور مجموعی طور پر 1 لاکھ 34 ہزار 882 روپے مالیت کا ممنوعہ سامان ضبط کیا۔پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن•• کی ہدایت پر ناندیڑ ضلع میں ممنوعہ گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو کے خلاف خصوصی مہم جاری ہے۔اسی سلسلے میں 3 جولائی 2026 کو اسلاپور پولیس کو خفیہ اطلاع ملی کہ •• ہُنڈی سے توتانہ جانے والی سڑک پر ایک رائل اینفیلڈ موٹر سائیکل کے ذریعے ممنوعہ گٹکھا اور تمباکو کی اسمگلنگ کی جا رہی ہے۔اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے نالے کے قریب ناکہ بندی کر کے کارروائی کی اور رائل اینفیلڈ موٹر سائیکل (DB 1374MH-26)•• کو روک کر تلاشی لی۔اس دوران ملزم کے قبضے سے مہاراشٹر حکومت کی جانب سے ممنوع قرار دی گئی مختلف کمپنیوں کا گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو برآمد ہوا۔پولیس نے •• 54 ہزار 882 روپے•• مالیت کا ممنوعہ گٹکھا، پان مسالہ اور خوشبودار تمباکو کے علاوہ •• 80 ہزار روپے•• مالیت کی رائل اینفیلڈ موٹر سائیکل بھی ضبط کر لی۔اس طرح کارروائی میں مجموعی طور پر •• 1 لاکھ 34 ہزار 882 روپے مالیت کا مال برآمد کیا گیا۔اس معاملے میں •• دیپک کنیش الاڈواڑ (عمر 30 سال)، ساکن کنوت کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعات •• 123، 274 اور 275•• کے علاوہ •• فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006•• کی دفعات •• 26، 27 اور 30(2)(a) کے تحت اسلاپور پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی رہنمائی میں، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر آر۔بی۔جادھو اور اسلاپور پولیس اسٹیشن کے افسران و اہلکاروں نے انجام دی۔ناندیڑ ضلع پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی کو ممنوعہ گٹکھا، پان مسالہ یا خوشبودار تمباکو کی فروخت، ذخیرہ اندوزی یا نقل و حمل کے بارے میں کوئی اطلاع ملے تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو آگاہ کریں۔ایسے غیر قانونی کاروبار کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ناندیڑ شہر میں ٹریفک کی روانی برقرار رکھنے کے لیے

تجاوزات اور غیر قانونی پارکنگ کے خلاف خصوصی مہم

ناندیڑ، 4 جولائی:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ شہر کی اہم شاہراہوں کے دونوں جانب تجاوزات اور سڑکوں پر غیر قانونی طور پر کھڑی کی جانے والی گاڑیوں کے باعث ٹریفک جام کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اسی تناظر میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ناندیڑ•• ڈاکٹر نیلابھ روہن•• کی ہدایت پر سٹی ٹریفک برانچ کی جانب سے تجاوزات کے خاتمے اور ٹریفک نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لیے خصوصی مہم چلائی گئی۔4 جولائی 2026 کو صبح 00:11 بجے سے دوپہر 30:2 بجے تک اور شام 00:4 بجے سے 00:7 بجے تک ٹریفک انسپکٹر •• ماروتی منڈے•• کی قیادت میں وزیر آباد چوک، مہاویر چوک، پرانا منڈھا، بھگت سنگھ چوک، گرودوارہ چورا ہا اور چکھلواڑی کارنر کے اطراف واقع اہم سڑکوں پر خصوصی کارروائی کی گئی۔اس مہم میں سٹی ٹریفک برانچ کے افسران و اہلکار، ایک آر سی پی (RCP) ٹیم اور ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے عملے نے مشترکہ طور پر حصہ لیا۔کارروائی کے دوران سڑکوں سے تجاوزات ہٹائی گئیں، جبکہ ہاتھ گاڑیاں، پھل فروشوں کے غیر مجاز اسٹال، ٹپریاں اور دیگر رکاوٹیں بھی ہٹا دی گئیں۔اس کے علاوہ غلط انداز میں گاڑیاں پارک کرنے والے ڈرائیوروں کے خلاف •• موٹر وہیکل ایکٹ•• اور •• مہاراشٹر پولیس ایکٹ•• کے تحت کارروائی کرتے ہوئے مجموعی طور پر •• 53 مقدمات•• درج کیے گئے اور •• 51 ہزار روپے•• جرمانہ عائد کیا گیا۔پولیس نے ناندیڑ شہر کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سڑکوں پر تجاوزات قائم نہ کریں اور نہ ہی ایسی جگہوں پر گاڑیاں پارک کریں جہاں ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہو۔ٹریفک قوانین پر سختی سے عمل کریں، کیونکہ آئندہ بھی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی جاری رہے گی۔

مرکزی حکومت نے مزید 23 افراد کو دہشت گرد قرار دے دیا

نئی دہلی۔4/جولائی۔ایم این این۔دہشت گردی کے خلاف مودی حکومت کی زیرو ٹالرنس پالیسی کے تحت ایک اور اہم قدم اٹھاتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ جناب امت شاہ کی رہنمائی میں وزارت داخلہ نے مزید 23 افراد کو دہشت گرد نامزد کیا ہے۔مرکزی وزیر داخلہ اور تعاون کے وزیر جناب امت شاہ نے کہا کہ مودی حکومت ہندوستان اور اس کے لوگوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے دہشت گردی کے ہر ماڈیول کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ایکس پر ایک پوسٹ میں، جناب امت شاہ نے کہا کہ "وزیر اعظم جناب نریندر مودی جی کے دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس کے وژن کی پیروی کرتے ہوئے وزارت داخلہ نے آج کالعدم تنظیموں سے وابستہ 23 خوفناک دہشت گرد کارکنوں کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کے تحت دہشت گرد قرار دیا ہے۔اسلحے، سرحد سے دراندازی، دہشت گرد تنظیموں کی سہولت کاری، فنڈز جمع کرنے اور دہشت گردوں کو بھرتی کرنے والے 23 دہشت گردوں میں سے 17 پاکستانی شہری ہیں اور 6 ہندوستانی شہری ہیں، تاہم یہ سب اس وقت پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر سے دہشت گردی کی کارروائیاں کرتے ہیں۔ان افراد کو باضابطہ طور پر دہشت گرد نامزد کرنے سے نہ صرف ان کے مالیاتی نیٹ ورکس، نقل و حرکت، بھرتی کی صلاحیتوں اور دہشت گردی سے منسلک سرگرمیوں کو روک کر دہشت گردی کے ایکو سسٹم کو ختم کرنے میں مدد ملے گی بلکہ یہ ملک دشمن اور دہشت گردانہ کارروائیوں کے خلاف ڈیٹرنس کا مضبوط پیغام بھی دے گا۔مزید برآں، یہ قومی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر مربوط قانونی، تفتیشی، اور روک تھام کے اقدامات شروع کرنے کے لیے سیکورٹی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔2019 میں مرکزی حکومت کی طرف سے غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1967 (UAPA) میں ترمیم کے بعد، کل 57 افراد کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت دہشت گرد ✕ کے طور پر نامزد کیا گیا ہے اور اس کے فوتھ شیڈول میں درج کیا گیا ہے۔

اب شہری •• Govt of DGIPR Maharashtra کے نام سے واٹس ایپ چینل اور •• Maharashtra (mahadgipr✕) Shasan ••✕ کے نام سے پبلک ایپ پر حکومت مہاراشٹر کی سرگرمیوں، فیصلوں اور دیگر سرکاری اعلانات کی براہِ راست اور مستند اپ ڈیٹس حاصل کر سکیں گے۔محکمہ اطلاعات و تعلقاتِ عامہ کے مطابق ان دونوں پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام تک سرکاری معلومات زیادہ تیزی، شفافیت اور مؤثر انداز میں پہنچائی جا سکیں گی، جس سے درست اور مصدقہ اطلاعات کی فراہمی کو مزید فروغ ملے گا۔مہاراشٹر حکومت اور عوام کے درمیان ایک مؤثر رابطے کے طور پر محکمہ اطلاعات و تعلقاتِ عامہ حکومت کی تشہیری سرگرمیوں کا مکمل نظم و نسق سنبھالتا ہے۔محکمہ مختلف عوامی فلاحی منصوبوں، سرکاری اسکیموں اور پالیسیوں کی معلومات عوام تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان پر عوامی آراء حکومت تک منتقل کرنے کی دوہری ذمہ داری بھی انجام دیتا ہے۔محکمہ نے بتایا کہ ڈیجیٹل انقلاب کے اگلے مرحلے کے طور پر ہائپر لوکل مواد فراہم کرنے والی •• پبلک ایپ•• اور •• واٹس ایپ چینل•• پر اپنی موجودگی قائم کی گئی ہے، تاکہ شہریوں کو سرکاری معلومات بروقت، براہِ راست اور قابلِ اعتماد انداز میں فراہم کی جا سکیں۔

خوشخبری! اب مہاراشٹر حکومت کی سرکاری اپ ڈیٹس براہِ راست واٹس ایپ چینل اور پبلک ایپ پر دستیاب

ممبئی، 4 جولائی: مہاراشٹر حکومت کے محکمہ اطلاعات و تعلقاتِ عامہ (ڈی جی آئی پی آر) نے شہریوں تک درست، مستند اور سرکاری معلومات تیزی سے پہنچانے کے لیے اب اپنے •• سرکاری واٹس ایپ چینل•• اور •• پبلک ایپ•• پر بھی باضابطہ اکاؤنٹس شروع کر دیے ہیں۔

بھارت۔اسرائیل دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدہ آج سے نافذ العمل

نئی دہلی۔4/جولائی۔ایم این این۔حکومت جمہوریہ ہند اور اسرائیل کی حکومت کے درمیان 8 ستمبر 2025 کو نئی دہلی میں دستخط شدہ دوطرفہ سرمایہ کاری معاہدہ (بی آئی اے) آج یعنی 04 جولائی 2026 سے نافذ العمل ہے۔بی آئی اے دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو مستحکم کرنے اور ایک محفوظ اور قابل پیش گوئی سرمایہ کاری کے ماحول کو یقینی بنانے کی سمت میں ایک تاریخی قدم ہے۔بی آئی اے سرمایہ کاری اور سرمایہ کاروں کے تحفظ میں ان کی سرمایہ کاری کے حوالے سے مضبوط ہے۔

وزارت خارجہ نے جاپانی وزیر اعظم کے دورے کو کامیاب قرار دیا

نئی دہلی۔4/جولائی۔ایم این این۔جیسے ہی جاپانی وزیر اعظم سیناے تاکائچی نے جمعہ کو ہندوستان کے اپنے سرکاری دورے کا اختتام کیا، وزارت خارجہ نے کہا کہ اس نے دونوں ممالک کی شراکت داری کو فروغ دینے کے عزم کا اعادہ کیا جو ان کی مشترکہ ترقی اور خوشحالی کے لیے اہم ہے۔وزارت خارجہ نے کہا کہ ہندوستان-جاپان کی شراکت داری ہند-بحرالکاہل اور اس سے باہر امن، خوشحالی اور استحکام کو فروغ دینے کے لیے ایک لنگر کے طور پر بھی کام کرتی ہے، اور 16 ویں ہند-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس کو "انتہائی کامیاب" قرار دیا۔انہوں نے نئی دہلی میں روانگی کی تصاویر بھی شیئر کیں۔تاکائچی، جو 16 ویں انڈیا-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس میں شرکت کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی دعوت پر ہندوستان میں تھیں، نے جمعہ کو اپنے تین روزہ دورے کا اختتام کیا۔دونوں رہنماؤں نے جمعرات کو نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے بات چیت کی۔سربراہی اجلاس کے دوران، ہندوستان اور جاپان نے کئی بڑے اقدامات کا اعلان کیا، جس میں اقتصادی شراکت داری کا فریم ورک، فوجی ہارڈویئر کی مشترکہ ترقی کے لیے ایک دفاعی معاہدہ، اور تیل کی فراہمی میں رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے توانائی کے تعاون کو گہرا کرنے کے اقدامات شامل ہیں۔وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر ایک اور پوسٹ میں کہا "اس دورے نے دونوں ممالک کی مشترکہ ترقی اور خوشحالی کے لیے اہم شراکت داری کو فروغ دینے اور ہند-بحرالکاہل اور اس سے باہر امن، خوشحالی اور استحکام کو فروغ دینے کے لیے ایک لنگر بنانے کے لیے دونوں فریقوں کے عزم کا اعادہ کیا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی